UNIVERSAL LIBRARY
OU_188835
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—901—26-3-70—5,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

سری

ایکناتھ

UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD-7

شیخ چاند ایم، اے - ایل ایل، بی

—:*:—

سنہ ۱۹۳۴ع

ملک عنبر

OSMANIA UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD

دکن کے بہادر سپہ سالار، نامور مدبر اور یگانۂ روزگار سورما ملک عنبر کی سوانح عمری کے متعلق چند رائیں —

" اس کتاب سے دکن کی تاریخ میں ایک اور اضافہ ہوا ہے " (مولوی عبدالحق صاحب) -

" ملک عنبر کے حالات لکھنے میں بڑی محنت کی ہے اور ایسا مفید مسالہ جمع کیا ہے کہ بالغ نظر بھی ان کی سعی کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے ...... شیخ چاند صاحب کا تاریخ دوست اصحاب پر بڑا احسان ہے کہ انھوں نے ملک عنبر کے حالات کو بڑی تلاش سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے " (مولوی غلام یزدانی)

"اس کتاب کو دکن کے ہر گھر اور مدرسے میں جگہ ملنی چاہیئے". (مولوی سجاد مرزا صاحب) سوا دو سو صفحے، قیمت ڈیڑھ روپیہ - انجمن ترقی اردو اورنگ آباد سے مل سکتی ہے-

فہرست

صفحہ

تمہید ۱

بھانو داس ۳

ایکناتھ ۱۰

پیدائش اور بچپن (۱۰) دولت آباد کا قیام (۱۲) مسلمان بزرگ سے ملاقات (۱۴) بھکتی کی تعلیم کا آغاز (۱۶) مقدس زیارتیں (۱۹) پٹن کو واپسی (۲۲) ایک جشن (۲۳) شادی (۲۴) ایک مقدس دن (۲۶) ڈنڈی' پالکی' کالا (۲۸) اصلاحی و تبلیغی کام (۲۹) مرہٹی کی حمایت (۳۰) بنارسی سادھو کی خفگی (۳۲) تبلیغی دورے (۳۵) انسان دوستی (۳۷) چند اہم واقعات و لطائف (۴۲)

خانگی زندگی ۴۹

جل سمادھی ۵۴

خرق عادات ۵۹

ربانی جلوے (۶۱) پرگھٹ (۶۸) امراض کا علاج (۷۰) جانوروں پر قدرت (۷۳) متفرق کرامات (۷۷)

شاعری - ۸۰

تصانیف (۸۳) چتو شلوکی بھاگوت (۸۴) ابھنگ (۸۷) ہستا ملک (۹۰) سوکا شٹک (۹۳) سواتم سکھ (۹۴) انند لہری (۹۶) انو بھوانند (۹۶) رکمنی سویموا (۹۷) ایکناتھی بھاگوت (۹۷) بھاورت راماین (۱۰۱) تصحیح دنا نیشوری (۱۰۳)

تعلیمات ۱۰۵

بھکتی (۱۰۵) گرو (۱۱۱) من (۱۱۱) ترک دنیا (۱۱۲) ازدواجی زندگی (۱۱۳) تناسخ (۱۱۴) ذات پات (۱۱۵) بت پرستی کی مذمت (۱۱۷) اخلاقیات (۱۱۷)

تعلیمات پر تبصرہ ۱۱۸

ایکناتھ کی اہمیت ۱۲۱

فرہنگ ۱۲۷

تمہید

دکن کی قدیم تاریخ میں پٹن کو خاص اہمیت حاصل ہے - یہ شہر اورنگ آباد کی جنوب میں پندرہ کوس کے فاصلے پر واقع ہے اور اس وقت قلمروے آصفیہ کے ضلع اورنگ آباد میں تعلقہ کا مستقر ہے - ہندوؤں کی قدیم مذہبی اور روایاتی کتابوں میں اس کا ذکر ہے - یونانیوں کی تصانیف میں بھی اس کے حوالے ملتے ہیں - ہم نے اس قدیم شہر کے متعلق تاریخی حالات جمع کئے ہیں - اسی سلسلہ میں وہاں کے ایک مشہور سادھو مصلح اور مرھٹی کے جلیل القدر شاعر ایکناتھ کے حالات بھی قلم بند ہوے ہیں - سات سال کی بات ہے کہ ایکناتھ کی اولاد سے ایک صاحب ذوق مذہبی عالم بھانوداس با جاگیر دار نے ہم سے اس حصہ کو الگ طبع کرکے شایع کرنے کی خواہش کی - انہی کی فرمائش سے یہ اوراق مرتب ہوے تھے - کچھہ دنوں یونہی پڑے رہے - اس اثنا میں موصوف ترک دنیا کرکے بارہ سال کے لیے کہیں چلے گئے - بعض احباب نے جن کو اس کا علم تھا موصوف کی آمد کے انتظار کو بے سود سمجھا

اور مجھے اس کے شایع کرنے کی ترغیب دی - ان کی فرمایش سے یہ چند اوراق جن میں ایکناتھ کی حیات، شاعری اور دوسرے کارنامے اور سوانح ہیں، پیش کئے جاتے ہیں —

ایکناتھ کی مرہٹی میں گیارہ بارہ سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں امریکی اور انگریز علما نے اس کی سوانح عمریاں زبان انگریزی میں شایع کی ہیں - اس کی بعض کتابوں کے ترجمے بھی انگریزی میں شایع ہوے ہیں - ناظرین یہ سن کر ضرور تعجب کریں گے کہ امریکہ کی ایک فلم کمپنی مہاراشٹر کے اس سادھو کو سینما کے پردہ پر کھینچ لائی، چنانچہ بمبئی، پونہ، احمدنگر وغیرہ میں اس کے مسلسل کئی مظاہرے ہوے - ہمیں امید ہے کہ ابنائے ملک اپنا بیش قیمت وقت اس بے ریا سادھو مصلح اعظم اور جلیل القدر شاعر کی چھوٹی سی سوانح عمری کو ایک سرسری نظر دیکھنے میں صرف کریں گے —

ایکناتھ کے ذکر کا آغاز ہم اس کے پڑدادا بھانوداس سے کریں گے —

بھانوداس

بھانوداس نے پٹن کے ایک شریف خاندان دیشستھ برھمن کے گھر غالباً سنہ ۱۳۷۰ ش مطابق سنہ ۱۴۴۸ ع میں جنم لیا، بچپن ھی سے اس کا رجحان مذھب کی طرف تھا - رفتہ رفتہ دنیا سے غافل ھوتا گیا - عین جوانی میں دنیا سے ایسا کنارہ کش ھوگیا کہ اپنے گھر بار کی بھی فکر نہ رھی اس لیے اس کے گھر پر افلاس چھا گیا اور اس کے متعلقین نان شبینہ کو محتاج ھو گئے - اس کے خسر کو فکر دامنگیر ھوئی وہ سخت اندیشہ مند تھا، اس نے اس کے کنبہ کو فقر و فاقہ سے بچانے کی ایک سبیل نکالی، اس کو زبردستی کپڑوں کے چند تھان دلوادئے تا کہ وہ اس تجارت سے اپنی اور اپنے کنبہ والوں کی گزر کا سامان کرسکے کپڑوں کی تجارت تو اس نے اختیار کی لیکن عام تاجروں کے اصول پر چلنا گوارا نہیں کیا، کپڑوں کی فروخت میں وہ ھمیشہ سچ کہتا رھا - اس کے ھم پیشہ لوگ اس پر ھنستے تھے اور کہتے تھے "یہ بیوپار ھے اس میں جھوٹ کے بغیر چارہ نہیں" لیکن اس نے روپے پیسے کی لالچ میں کبھی اپنی زبان کو کذب

سے آلودہ نہیں کیا ' تجارت میں دیانت داری اور راستبازی کے سبب اس کی کافی شہرت ہوگئی - وہ اپنے ہم عصر تاجروں میں سب سے زیادہ کامیاب شمار ہونے لگا - مگر چونکہ دنیاوی امور سے رغبت نہیں تھی' اس لیے تجارت کو چھوڑ چھاڑ کے مذہبی زندگی بسرکر نے لگا —

مذہب کے سلسلہ میں وہ " بھگونت پنتھہ ' کا پیرو تھا - یہ ایک مذہبی مسلک ھے جس کے پیروؤں کا عقیدہ ھے کہ وتھل سری کرشن جس کی مورت پنڈھر پور میں ھے در حقیقت خدا ھے - پٹن میں اس مسلک کا صرف یہی ایک پیرو تھا - مذہب کا چونکہ وہ بچپن ھی سے دلدادہ تھا اور مذہبی معاملات میں خاص انہماک اور شیفتگی رکھتا تھا اس لیے رفتہ رفتہ اس نے ایک ھادی و رھبر کی حیثیت پیدا کرلی اور ایک خاص شہرت حاصل کرلی —

اس کا سب سے زیادہ درخشان مذہبی کارنامہ وتھل کی مورت کو ویجانگر (اناگندی) سے لانا ھے - اس کی شہرت و عظمت کا انحصار اسی کارنامہ پر ھے - " کرشنا رائے (سنہ ۱۴۳۰ ش تا سنہ ۱۴۵۲ ش) ویجانگر کے راجاؤں

میں سب سے زیادہ بہادر شجاع ' عالم اور مذہب پرست گزرا ہے ' اس کا ایک مرتبہ پنڈھر پور میں گزر ہوا اس کو وٹھل کی مورت جو نوگراں مایہ جواہر کے ہار سے مزین تھی ' بہت پسند آئی اور عقیدتمندوں کے بھجن سن کر اس کے دل پر خاص اثر ہوا - اس نے کہا " وٹھل کی اس مورت کو میں اناگندی لے جانا چاہتا ہوں " عقیدتمندوں کا انبوہ مانع آیا ' راجہ نے زبردستی کا اظہار کیا ' اور مورت کو بڑے اہتمام اور عزت و تعظیم کے ساتھہ اناگندی لے گیا - سنہ ۱۴۳۶ ش میں جب پنڈھر پور کی جاترا کا موقع آیا - تو جاترائیوں نے مورت کو نہ پایا ایک عجیب اضطراب پھیل گیا ' جاترائی اڑ گئے کہ مندر میں جب تک وٹھل کی مورت کا سکون بخش نظارہ نہ کریں گے اور درشن سے محروم رہیں گے اس وقت تک یہاں سے نہیں ٹلیں گے اور اگر اس راہ میں جان کا بھی خطرہ ہے تو باز نہیں آئیں گے ــــ

یہ جاترائی مہاراشٹر کے کونہ کونہ سے جاترا کی غرض سے آئے تھے یہ سب سمجھہ رہے تھے کہ مہاراشٹر کی

بد قسمتی ہے جو وتھل پردیس میں چلا گیا - بھانوداس بھی جاترائیوں میں شریک تھا مہاراشٹر کے تمام نمایندوں سے وہ مخاطب ہوا " میں وتھل کی مورت کو اناگندی سے لاتا ہوں تم اطمینان رکھو اور اس وقت تک کرتن گاتے رہو " - یہ کہہ کر بھانوداس نے ویجانگر کا راستہ لیا تنگبھدرا پر ' جس کے کنارے ویجانگر آباد ہے آیا اس میں اشنان کیا اور آدھی رات کو شاہی محل میں جہاں مورت پہرہ داروں کی حفاظت میں تھی گھس گیا - پہرہ دار غفلت کی نیند سو رہے تھے عقیدتمندوں کا بیان ہے کہ بھانوداس جس وقت داخل ہونا چاہتا تھا تو قفل خود بخود کھل گئے - غرض یہ اندر داخل ہوا اور نوبیش بہا جواہر کا وہ ہار جو مورت کی زینت تھی اپنے گلے میں ڈال لیا اور وہاں سے نکل گیا - صبح ہوتے ہوتے شہر ویجانگر میں ایک ہل چل پڑ گئی اور گلی گلی میں شاہی کارندے پھرنے لگے - بھانوداس تنگبھدرا میں اشنان کر رہا تھا پکڑا گیا - رائے کو علم ہوا ' اس نے بہت ہی قہر وغضب کا اظہار

کیا اور سولی کا حکم دیا - بھانوداس پر سولی کے حکم کا کوئی اثر نہ ہوا اور عین سولی کے نیچے اپنی یہ نظم اطمینان قلب سے پڑھی —

(۱) ' آسمانوں کے تصادم سے گڑگڑاھٹ پیدا ہو ' تمام کائنات
آپس میں ٹکرا کے پاش پاش ھوجاے اور آگ تنیوں
دنیاؤں کو جلا کر بھسم کردے اس وقت بھی اے وتھل
میں تیری ھی خدمت کروں گا —

(۲) سات سمندر ایک ہو جائیں ' اور عناصر خمسہ
کی تحلیل ھو جاے اس وقت بھی اے وتھوبا تو
مجھہ سے دور نہیں رہ سکتا —

(۳) مجھہ پر مصائب و مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو
بھی میں تیرے نام کا ورد ختم نہ کروں گا - جس
طرح ایک جانثار اور وفا دار بیوی اپنے شوھر
کی سیوا کرتی ھے اسی طرح میں بھی تیرا
خدمت گذار ھوں —

بھانوداس کہتا اے وتھوبا ' میری سن ''-

یہ ابھنگ پڑھتے ھی بھانوداس کا سینہ وفا شعاری اور

جانثاری کے اعلیٰ جذبات سے لبریز ہوگیا راے کے کارندوں پر بھی ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی - عقیدت کیش سوانح نگار کا بیان ہے کہ وہ سولی جس کے نیچے بھانوداس موت کا منتظر تھا ایک سرسبز اور سایہ دار درخت بن گیا یہ ماجرا دیکھتے ہی شاہی کارندے ٹھٹکے اور اس کو دار پر کھینچنے کی بجاے دربار میں لے گئے - راے نے تمام کیفیت پوچھی' بھانوداس پر فانی جاہ و تجمل اور مٹنے والی عظمت و حشمت کا کچھ اثر نہ ہوا اس نے نہایت بیباکی سے راے کے دربار میں ایسی پتہ کی باتیں کہیں جو راے کے دل میں جاگزیں ہوگئیں وہ اپنی زیادتی پر نادم ہوا اور وٹھل کی مورت کو پنڈھر پور لے جانے کی اجازت دیدی - بھانوداس ویجانگر سے بامراد نکل کر پنڈھر پور پہنچا - وہاں جاترائیوں نے جب بھانوداس کو فتح مند واپس آتے دیکھا اور وٹھل کی مورت کی آمد کا مژدہ سنا تو سب مہنت رشی' سادھو سمیت خوشی میں اچھلنے اور کودنے لگے اور ہر طرف سے ' بھانوداس کی جے'' کی صدائیں آنے لگیں -

بھانوداس کا یہ مہاراشٹر پر احسان عظیم سمجھا جاتا ہے اور اسی لئے اس کو" "بھگتوں کا سرتاج" کہا جاتا ہے' دیوتاؤں کے ساتھہ اس کا نام جپا جاتا ہے —

بھانوداس نہ صرف مہاراشٹر کا زبردست محسن اور بڑا سادھو سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کی شہرت مرہٹی کا بلند پایہ شاعر ہونے کی حیثیت سے بھی کافی ہے - اس کے ابھنگ زبان زد خاص و عام ہیں - لوگ ان کو پڑھتے ہیں' ان پر سر دھنتے ہیں اور ان کو ثواب کا ذریعہ اور نجات کا وسیلہ سمجھتے ہیں —

مہاراشٹر کے باشندوں کے دلوں میں اس کی عظمت کا اندازہ ہر سال پٹن کی جاترا کے موقع (مارچ) پر ہو سکتا ہے جب کم و بیش ایک لاکھہ نفوس دن رات " بھانوداس ایکناتھہ' بھانوداس ایکناتھہ" کی صدائیں بلند کرتے ہیں۔

بھانوداس کے ایک لڑکا تھا چکرا پانی نام ۔ بھانوداس کی زندگی ہی میں چکراپانی کے ایک لڑکا ہوتا ہے جس کا نام اس نے سوریا نراین رکھا —

ایکنا تھہ

سوریا نراین کی شادی رکھمنی نام ایک عفیفہ اور باکباز خاتون سے ھوئی ' اس کے بطن سے سنہ ۱۳۵۰ شکے مطابق سنہ ۱۵۲۸ ع میں خاص پٹن کے شہر میں ایکناتھہ پیدا ھوا وہ ابھی بچہ ھی تھا کہ والدین کا سایہ سر سے اُتھہ گیا - اس طرح وہ کئی اور مشاھیر عالم کی طرح دنیا میں یتیم و یسیر رہ گیا - خوش قسمتی سے اس کا دادا زندہ تھا ' دادی بھی بقید حیات تھی ' ان دونوں نے ایکناتھہ کو اپنے جوانمرگ عزیز بیٹے کی نشانی سمجھہ کر بڑی محبت و شفقت سے پالا اس کی تعلیم و تربیت نہایت حزم و احتیاط سے کی ۔ ایکناتھہ کا رجحان بچپن ھی سے سنجیدہ اور گمبھیر باتوں کی طرف بہت زیادہ تھا - اس کے جہاندیدہ دادا کی دور بین نگاھوں نے اس کی افتاد طبیعت کا اچھی طرح اندازہ لگا لیا تھا - اس لئے جب اس کی عمر چھہ سال کی ھوئی تو منجھہ کے

رسوم ادا کئے گئے - اور اس کے بعد ہی اسے سنسکرت کی تعلیم دینے کے لئے ایک پنڈت مقرر کیا گیا - اس کی ذہانت و دراکت کو دیکھ کر بعض اوقات اس کا معلم حیران رہ جاتا تھا - اس کے دادا اور دادی اس کی علمی تحصیل اور دماغی و ذہنی اوصاف پر نازاں تھے، اور جب معلم کی زبانی اپنے کمسن پوتے کی تعریفیں سنتے تو جامہ میں پھولے نہ سماتے —

زمانہ گزرتا چلا گیا، ایکناتھ کی عمر بارہ سال کی ہوگئی اب تحصیل علم کا شوق اس کے دل میں حد کمال کو پہنچ گیا - اس نے دیکھا کہ پیٹھن میں اس کا علمی شوق پورا نہیں ہوسکتا اور اس کے بلند ارادے اور ولولے بارآور نہیں ہوسکتے تو وہ ایک روز چپکے سے اپنے گھر والوں کو اطلاع کئے بغیر کہیں نکل گیا - اس کے دادا اور دادی اس طرح گھر سے غائب ہوجانے سے سخت پریشان ہوئے - انہیں کیا خبر تھی کہ علم کے شیداؤں کو فانی محبتوں سے زیادہ سروکار نہیں ہوتا - ایکناتھ علم کا شیفتہ تھا اس کی تشنگی پیٹھن میں فرو نہیں ہوسکتی تھی - وہ اپنے مہربان دادا اور

دادی کی اجازت و اطلاع کے بغیر اور اپنے عزیز وطن پٹن کو خیر باد کہہ کر سیدھا دولت آباد (دیوگری) گیا - دولت آباد، احمدنگر کے نظام شاھیہ خاندان کی قلمرو میں داخل تھا - اس وقت اس سلسلہ کا مشہور بادشاہ برھان نظام شاہ تخت سلطنت پر متمکن تھا - یہاں ایک مشہور سادھو جنارددھن سوامی رھا کرتے تھے - جن کی شہرت ایکناتھہ نے پٹن میں اپنے معلم کی زبانی سنی تھی - ایکناتھہ کے روح وغیرہ کے متعلق پیچیدہ سوالات سے گھبرا کر معلم نے اس کو دیوگری جانے کا مشورہ دیا تھا - جناردھن کے متعلق جو عام حالات معلوم ھوئے ھیں اس سے پتہ چلتا ھے کہ وہ چالیس گاؤں کے دیس پانڈے کی اولاد سے تھے اور اس زمانہ میں جب ایکناتھہ دولت آباد آیا تھا، وھاں صیغۂ حساب میں کسی خدمت پر مامور تھے - جناردھن اپنے زمانہ کے مشہور اھل قلم سے ھیں - ان کی تصانیف کے کچھہ حصے اب تک پائے جاتے ھیں - یہاں مسلمانوں کی ایک عام روایت کا تذکرہ کر دینا خالی از دلچسپی نہ ھوگا جس کے بموجب جناردھن کو

ایک خدا رسیدہ مسلمان * بزرگ کا مرید بتایا جاتا ہے - قراین سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت خلاف قیاس نہیں ہے - جنار دھن کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ہر جمعہ بلا ناغہ ایک خاص پہاڑ † پر جایا کرتے تھے ' اور وہاں ان کے مرشد انہیں علم باطنی کے نکات سمجھایا کرتے تھے —

ایکناتھ دولت آباد پہنچ کر جنار دھن کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اپنے علمی ذوق و شوق کا حال بیان کیا - جنار دھن اس کی باتوں سے بہت خوش ہوے اور اسے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دے دی - ایکناتھ مسلسل چھہ سال تک ان کی خدمت میں رہا - اس طویل عرصہ میں اس نے ایسی سخت ریاضتیں کیں

---

* مہیپتی لکھتا ہے کہ مسلمان کے بھیس میں دتاتریہ (ایک دیوتا) تھا واقعہ یہ ہے ایک بڑے اہل دل مسلمان بزرگ تھے ' ان کا مزار اب تک حوض قتلو (دولت آباد) پر ہے —

† یہ پہاڑ نہ معلوم کونسا ہے - لیکن ایک غار ہے جو جنار دھن سوامی کے غار کے نام سے مشہور ہے —

اور گیان دھیان میں کچھہ ایسے محو رھا کہ جناردھن بھی اس کے قایل ھوگئے اور اس کے اوصاف و کمالات پر خوش ھوکر اس سے کہا کہ کسی دن اسے اپنے مرشد سے ملائیں گے - اس بات سے ایکناتھہ کو بڑی مسرت ھوئی اور وہ بے چینی سے جمعہ کا انتظار کرنے لگا کیونکہ یہی ایک ایسا دن تھا جس میں جناردھن اپنے مرشد سے ملا کرتے تھے - بڑی مشکلوں سے انتظار کی سخت گھڑیاں تمام ھوئیں اور جمعہ آیا - ایکناتھہ علی الصبح جناردھن کے پاس پہنچ گیا اور انہیں اپنا وعدہ یاد دلایا جناردھن نے اسے اپنے ساتھہ لیا اور پہاڑ کی طرف روانہ ھوئے ——

مذھبی روایات میں ایکناتھہ کی اس مسلمان بزرگ سے پہلی ملاقات * کو بڑے دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ھے کہا جاتا کہ جناردھن اور ایکناتھہ جب پہاڑ پر پہنچے تو تھوڑی دیر بعد وہ بزرگ وھاں آئے ' ان کے ساتھہ ایک مقدس کوماہ قد گائے (کام دھینو) بھی تھی - بزرگ نے

---

* پٹن میں حال تک مہا لکشمی کے تیوھار کے موقع پر اس ملاقات کا ناٹک ڈھونڈی باکے متھہ میں کھیلا جاتا تھا ——

جنارد ھن کو اس کا دودہ دوھنے کا اشارہ کیا عقیدتمند مرید کو کیا عذر ھو سکتا تھا - اس نے فوراً مٹی کے برتن میں دودہ دوہ کر مرشد کے آگے رکھہ دیا مرشد نے اس میں روٹی چوری اور کھانے میں مشغول ھو گئے - کہا جاتا ھے کہ انھوں نے از راہ شفقت جنارد ھن کو بھی اس میں شریک کیا - جب کھانا ختم ھوا تو خالی برتن ایکناتھہ کے حوالے کیا گیا تاکہ وہ اسے قریب کے چشمے پر لے جاکر دھو ڈالے - ایکناتھہ اس عزت افزائی پر اپنے دل میں بہت خوش ھوا اور اسے ایک چشمے کے کنارے لے گیا - یہاں اس نے اس جھوٹے برتن میں تھوڑا سا پانی ملایا اور اس کو بڑی عقیدت سے پی گیا مشہور ھے کہ اس برتن کو منہ لگاتے وقت اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے* —

" مجھے یہ محبت بھرا جام پینے دو آج مجھے ان تمام مصائب اور تکالیف سے نجات ملی جو منزل مقصود تک پہنچنے میں انسان کو برداشت کرنی پڑتی ھیں - میں نے نجات کا سیدھا راستہ پالیا - آج کائنات

---

* مہپتی باب ۱۳ مصرع ۱۹۳

میں مجھہ سے بڑھ کر کوئی خوش نصیب نہیں ھے"

اس واقعہ کے بعد جنارد ھن نے اپنے مرشد سے ایکنا تھہ کی سفارش کی، انھوں نے کمال مہربانی سے اسے اپنے حلقۂ مریدین میں داخل کر لیا، اس خدا رسیدہ بزرگ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کے ساتھہ ھی ایکناتھہ پر ایک عالم خود فراموشی طاری ھوا - کہا جاتا ھے کہ اس وقت سر مستی کے عالم میں اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے : —

" تعریف کرتا ھوں میں جس ایک کی اس کو
اپنے ظاھر اور باطن میں دیکھتا ھوں ، وہ ایک
خاص رنگ میں ھے ، کسی رنگ میں بھی نہیں
اور پھر ھر رنگ میں ھے ، وہ دنیا میں ھے ،
بیابان میں ھے اور نرنجن میں بھی ھے" * —

ایکناتھہ پر اب تصوف کا بہت گہرا رنگ چڑھ گیا تھا - وہ پہلے سے زیادہ جپ تپ اور گیان دھیان میں مشغول رھنے لگا - وہ ایک صحیح الدماغ اور

* ایکناتھہ چرتر - صفحہ ۵۲ پر ایکناتھہ کا ایک ابھنگ ھے جس کا یہ ترجمہ ھے —

سلیم الفطرت انسان تھا اس نے بہت جلد اس حقیقت حقہ سے آگاھی حاصل کرلی کہ "صرف یوگ اختیار کرنے سے خدا نہیں مل سکتا بلکہ بھکتی (حسن عمل) بھی ضروری ھے"* جناردھن سوامی نے بھی اس کو ایک مرتبہ جب وہ گیان دھیان میں دنیا سے غافل ہو رہا تھا یہی تلقین کی تھی:

" تم نے مرشد کامل کی مہربانی سے روحانی علوم تو حاصل کر لیے لیکن یاد رکھو! عمل سے کبھی کنارہ کشی نہ کرنا - یوگی اپنے احساسات اور جذبات کو کچل دیتے ہیں اور اس طرح وہ شہوت انگیز باتوں کو بھلا دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن حسن عمل کے بغیر وہ خدا کا جلوہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ یوگ کے ذریعہ حیرت انگیز روحانی قوتوں کا اظہار کرتے ہیں لیکن جب تک حسن عمل نہ ہو وہ خدا کو نہیں پا سکتے" † —

---

* † مہیپتی باب ۱۴ - مصرع ۱۹ - ۲۳

اس تعلیم اور اپنے تجربہ کی بنا پر ایکناتھہ نے جگھہ جگھہ اپنی تصانیف میں بھکتی کی ضرورت اور اھمیت کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا ھے - چنانچہ ایک مقام پر وہ لکھتا ھے —

" وہ احساسات اور جذبات جن کو یوگی دباتے اور کچلتے ھیں ان کو بھکت خدا کی عبادت میں صرف کرتے ھیں - جذبات کو برانگیختہ کرنے والی باتوں کو یوگی ترک کرتے ھیں، لیکن بھکت ان کو خدا کی نذر کرتے ھیں؛ یوگی جسمانی تکالیف برداشت کرتے ھیں، لیکن بھکت ایسا نہیں کرتے - وہ اپنے ھاتھہ پاؤں خدا کی نذر کرکے دائمی نجات حاصل کرتے ھیں " —

اسی خیال کو ایک دوسری جگہ یوں ادا کرتا ھے :-

"علم عمل کے رحم سے پیدا ھوا - علم کی شان عمل سے ھے - عمل ھی تو ھے جس نے علم کو شان بخشی؛ عمل، علم اور ویراگ (ترک دنیا) کی جڑ ھے - عمل کے بغیر انسان ظلمات میں گھر جاتا ھے - اگر جڑ ھی نہ

ھو تو پھل کیسے پیدا ھوسکتے ھیں " —

ایکناتھ کو جنار دھن سوامی سے بڑی عقیدت تھی ' وہ سفر حضر میں ھمیشہ ان کے ساتھ رھا کرتا تھا جنار دھن سوامی جب ناسک ترمبک گئے تو وہ بھی ان کے ساتھ تھا یہاں ان کی ملاقات مشہور پنڈت چندر بھٹ سے ھوئی جو اس زمانہ میں مذھبی علوم کا ماھر سمجھا جاتا تھا - اس سفر کے علاوہ ایکناتھ نے جنار دھن سوامی کی ھدایت کے مطابق کئی طویل سفر کئے اور ملک ھند کی مشہور زیارت گاھوں کی زیارتیں کیں - وہ جن جن مشہور مقامات پر پہنچا ھے ان سب کا اس مقام پر کسی قدر تفصیل سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ھوتا ھے تاکہ ناظرین کو اس امر کا اندازہ ھوسکے کہ اس نے صداقت و حقیقت کی تلاش میں کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کی ھیں —

وہ عرصہ تک دولت آباد کے قریب کوہ سلا بھا پر تپشیا میں مشغول رھا - اس نے پورنا پیوشنی ' تاپتی نربدہ وغیرہ جیسے مقدس دریاؤں میں اشنان کیا '

اونتی کے مقام پر مہا کالیشور کا دلچسپ اور سکون بخش نظارہ بھی دیکھا - وہ متھرا گوکل' بندرابن بڑے شوق سے گیا ان مقامات پر کئی نامی گرامی پرہیز گاروں سے اس کی ملاقات ہوئی - یہاں سے نکل کر وہ بنارس پہنچا - بنارس میں اس نے پورے پانچ دن گزارے - بنارس سے نکلا تو سیدھا پریاگ (الہ آباد) پہنچا - یہاں کے مشہور سنگم میں اشنان کرکے "گیا" اجودھیا اور وہاں سے بدری ناتھ اور ہمالہ کی طرف جا نکلا - دریائے بھاگرتی کے منبع میں اشنان کرکے دوارکا آیا - وہاں سے پوری گیا - دریائے گومتی میں اشنان کرکے نرسی مہتا کے وطن جوناگڑہ کی طرف جا نکلا - جوناگڑہ سے پٹن کی طرف لوٹا اور چھوٹی بڑی زیارت گاہوں کی زیارتیں کرتے ہوے ۲۵ سال کی عمر میں بہ خیر و عافیت پٹن پہنچ گیا - پٹن پہنچ کر اس نے اپنے مرشد جلاردھن سوامی کے ایما کے مطابق دولت آباد آنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ مستقل طور پر یہیں قیام پذیر ہوگیا -

اس سلسلہ میں ایک خاص واقعہ کا ذکر کردینا

ضروری معلوم ہوتا ہے جو نہ صرف تاریخی اہمیت کے لحاظ سے قابلِ ذکر ہے بلکہ اس سے ایکناتھہ کے کردار پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ مہپتی لکھتا ہے کہ ایکناتھہ اپنے قیام دولت آباد کے زمانہ میں ایک دفعہ مسلمانوں کی طرف سے بہ حیثیت سپاہی کے ایک لڑائی میں شریک رہا تھا۔ داخلی شہادت سے بھی اس سوانح نگار کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ایکناتھہ کی تصانیف میں عربی فارسی کے ایسے الفاظ اور اصطلاحات ملتے ہیں جن سے صرف اہل دفتر ہی واقف ہوسکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ایکناتھہ کو حکومت کے کاروبار سے کچھہ تعلق نہ ہوتا تو وہ اس قسم کے الفاظ کے استعمال پر قادر نہ ہوسکتا ـــ

اب ذرا ایکناتھہ کے دادا اور دادی کا حال سنیے، یہ دونوں عرصۂ تک اپنے عزیز پوتے اور بڑھاپے کے سہارے کے غم میں روتے رہے۔ وہ اس کے حالات سے قطعاً بے خبر تھے، عرصے تک اس کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ ایکناتھہ کا معلم جس کو اس کی خبر تھی جلگ پر گیا تھا وہ واپس آیا تو اس نے کہا کہ ایکناتھہ غالباً دولت آباد

میں جنارد ھن سوامی کے زیر تعلیم ھے - اس اطلاع کے ملتے ھی یہ دونوں دولت آباد پہنچے' یہ وہ زمانہ ھے جب ایکناتھہ شمالی ھند کی زیارت گاھوں کی طرف روانہ ھو چکا تھا - دولت آباد میں وہ جنارد ھن سوامی سے ملے اور ان کے سامنے خوب گریہ و زاری کی' انہوں نے ان کو بہت کچھہ اطمینان دلایا کہ ایکناتھہ کی آخری زیارت گاہ پتّن ھے - وہ وھاں ضرور آے گا لیکن ان کی تشفی نہ ھوئی' آخر جنارد ھن سوامی نے ایکناتھہ کے نام ایک خط لکھہ کر ان کے حوالہ کیا اور ان سے کہا کہ پتّن جاکر ایکناتھہ کا انتظار کریں - جب وہ وھاں آجاے تو یہ خط اُسے دیدیں - یہ بیچارے مصیبت کے مارے پتّن واپس ھوے اور ایکناتھہ کی واپسی کا انتظار کرنے لگے - کئی دنوں کے بعد وہ اتفاق سے انہیں دریاے گوداوری کے کنارے اشنان کرتے ھوے نظر آیا - اگرچہ اُس کی صورت اور قد و قامت میں بہت کچھہ تبدیلی ھو گئی تھی لیکن انہوں نے اسے پہچان لیا - اس طرح برسوں کے بچھڑے آخر مل ھی گئے - انہوں

نے ایکناتھہ کو جنارددھن سوامی کا خط دیا - خط دیکھتے
ہی وہ جہاں تھا وہیں تھیر گیا اور تقریباً حواس کھو دیے
لوگ اس کو کھانا لا دیتے جس کو وہ شوق سے کھا لیتا -
چند روز وہ اسی جگہ تھیرا رہا - لوگوں نے وہیں ایک
جھونپڑی تیار کردی —

اب ایکناتھہ نے کرتن اور بھجن کرنا شروع کر دیا -
لوگ جوق جوق اس سے روز و شب آکر ملنے لگے -
رفتہ رفتہ اس کی شہرت ایک مذہبی معلم کی حیثیت
سے بڑھنے لگی - لوگوں نے زمین کا ایک قطعہ خرید کر
اس کے لئے ایک مکان بنوا دیا جہاں برہمنوں کو کھانا
وغیرہ تقسیم ہونے لگا - کچھہ عرصے کے بعد ایکناتھہ نے
اعلان کیا کہ سراون کے مہینے میں کرشن کا یوم ولادت
منایا جاے - مندر اس تقریب کے لئے آراستہ کیا گیا ،
سوداگروں نے ضروری چیزیں مہیا کردیں - اس منعقد
ہونیوالے جشن کی خبر جنارددھن کو ہوئی وہ بھی اس
میں شریک ہونے کے لئے پٹن روانہ ہوے - مرشد اور
مرید کی یہ ملاقات ایک یادگار واقعہ ہے - دونوں

بغل گیر ھوے - ایکناتھہ نے اپنے گرو کو صدر میں بٹھایا
پھولوں کا ھار پہنایا اور تعظیم بجا لایا - یہ تقریب
خود ایکناتھہ کے گھر میں بڑے جوش عقیدت اور آداب
و رسوم کے ساتھہ منائی گئی - جب یہ تقریب ختم ھوئی
اور جناردھن رخصت ھونے لگے تو ایکناتھہ کے بڈھے
دادا دادی نے ڈنڈوت کیا اور اپنی ایک التجا پیش
کی - یہ ایکناتھہ کی شادی کی اجازت کا سوال تھا -
اس پُر اثر درخواست نے جناردھن کا دل ھلا دیا
انھوں نے ایکناتھہ کو قریب بلا کر ھدایت کی کہ کسی
سلیقہ مند لڑکی سے شادي کر کے خانہ داري کی زندگی
بسر کرے - ایکناتھہ نے اپنے مرشد کے حکم کو بے تامل
مان لیا - اب بڈھے دادا دادی کو شادی کی فکر ھوئی -
ایک برھمن کی سلیقہ شعار اور اطاعت گزار لڑکی سے
شادی خاصی دھوم دھام سے ھوئی - اس نیک بخت
کا نام گرجابائی تھا اس کے کچھہ حالات آئندہ سطور
میں بیان کئے جائیں گے یہاں اس بات کا اشارہ کر دینا
ضروري ھے کہ گرجابائی حقیقی معنوں میں ایکناتھہ

کی شریک زندگی تھی - اس نے ان اعلیٰ مقاصد کی تکمیل میں جو ایکناتھہ کے بیش نظر تھے' اس کی ہر طرح مدد کی - ایکناتھہ کے چند اعزا صوبہ بیجاپور میں رھا کرتے تھے' شادي کے موقع پر وہ پٹن آے - ان لوگوں کے ساتھہ (جدھو) یدھا نامی ایک شخص تھا - جسے آگے چل کر ایکناتھہ سے ایسی عقیدت پیدا ھو گئی کہ وہ مدت العمر اس کی خدمت میں مصروف رھا -

شادي کے بعد ایکناتھہ کی زندگی بڑے آرام و اطمینان سے گزرنے لگی لیکن زمانے کو قرار کہاں - کچھہ دنوں کے بعد اس کے دادا دادي اسے داغ مفارقت دے گئے ایکناتھہ کو بڑا صدمہ ھوا - اس نے تجہیز و تکفین کے مقررہ رسوم (اگرچہ وہ ان کو چنداں ضروري نہیں خیال کرتا تھا) ادا کئے اور صبر شکر کر کے بیٹھہ رھا - ابھی یہ صدمہ تازہ ھی تھا کہ اسے جنارد ھن کے انتقال کی خبر ملی - مہیپتی لکھتا ھے کہ " ایکناتھہ نے اپنے مرشد کے انتقال کی خبر سنی تو اس کو غم کا بالکل احساس نہ ھوا اس لئے کہ اس کے مرشد جناردھن سوامی

گو نظروں سے اوجھل تھے لیکن غیر فانی، مکمل اور ہر شے میں جلوہ گر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے یدھا کو کوالگ بلایا اور اس کو ہدایت کی کہ اس مہینہ (پھاگن) کی چھٹی تاریخ کو خوشیاں منائیں جائیں - یدھا نے ایکناتھہ کے ادب سے قدم لیے اور .. ... سبب پوچھا - ایکناتھہ نے جواب دیا "اس مہینے کی چھٹی تاریخ جناردھن سوامی کا یوم ولادت ہے اسی مہینے (پھاگن) میں غروب ماھتاب کی چھٹی نوبت پر جناردھن سوامی نے دتاتریہ کا جلوہ دیکھا تھا اور اسی تاریخ کو دتاتریہ نے مجھے اپنی پوری برکتیں عطا کیں اور اسی دن جناردھن سوامی اپنا جسم دنیا میں چھوڑ کر عالم بے رنگ و بوسدھارے - یہ چار مہتم بالشان واقعات اسی تاریخ میں گزرے ہیں" - ایکناتھہ نے یہ یوم بہت جوش و خروش سے منایا اور چونکہ یہ یوم جاترا کے موقع پر اس کے معتقدین انتہائی عقیدت اور جوش سے اب تک مناتے ہیں اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر تفصیل سے اس کو بیان کیا جاے —

جب ایکناتھ نے یہ یوم منانے کی تیاریاں شروع کیں تو بہت سے لوگوں نے اس میں خوشی خوشی حصہ لیا - کئی چیزیں بے طلب مہیا ہوگئیں ' بعض چیزیں مستعار لی گئیں ' سات سو روپئے یدھا نے ایکناتھ کی جانب سے اقرار نامہ لکھہ کر ایک بنیئے سے قرض لیے - انواع و اقسام کے کھانے پکے - تمام شہر کو بلا تفریق مدعو کیا گیا - سب لوگ جمع ہوے - ایک جلوس میں جس کو ڈنڈی کہتے ہیں سب لوگ گوداوری کے کنارے پہنچے - یہاں مختلف قسم کے باجوں کے ساتھہ کرتن گایا گیا - اس موقع پر ہزارہا جھنڈے ہوا میں لہرا رہے تھے ڈھولوں کے شور اور موسیقی کے مختلف آلات کی شیریں آوازوں سے فضا معمور ہوگئی تھی - وشنوؤں (وشنو پرستوں) کے " جے جے " کے نعروں سے وہ مقدس ماحول گونج اُٹھا تھا - دوپہر کے قریب ڈنڈی کے جلوس میں سب لوگ واپس ایکناتھ کے مکان پر آئے - برھمنوں نے اشنان کیا - سب صف در صف بیٹھہ گئے - ایکناتھ نے سب کی تعظیم و توقیر کی - موز وغیرہ کے چوڑے پتوں پر (جن کو مرھٹی میں پتر ولیاں

کہتے ہیں) کھانے چلے گئے - وتہل کے ناموں کا ورد یکبارگی
سب نے بلند آواز سے کیا اور کھانے میں مشغول ہوگئے سب
نے شکم سیر کھانا کھایا - کھانے کے بعد ایکناتھہ نے پان کے
بیڑوں سے تواضع کی کچھہ پیسے (جو برھمنوں کو بطور نذر یا
خیرات کے دیتے ہیں اور جن کو دکشنا کہتے ہیں) نذر کئے
سب اپنے گھروں کو لوٹے - سب کو کھانا کھلانے کے بعد وتہل
ایکناتھہ اور وہ اہل شہر جنہوں نے انتظامات مین خوشی
خوشی ہاتھہ بٹایا تھا ایک صف میں بیٹھے اور کھانا
کھایا جب رات ہوی تو ایکناتھہ نے کرتن کیا - بہت سے لوگ
اس موقع پر جمع ہوے - ایکناتھہ کے محبت بھرے الفاظ نے
سبھوں کے دلوں کو سرور وانبساط سے لبریز کردیا دوسرے
دن یعنے ساتویں تاریخ کو بھی اسی قسم کی دعوت
ہوئی اور آتھویں کو " گوپال کالا " منایا گیا یعنی
چھٹی کی طرح جلوس گوداوری کے کنارے آیا - یہاں پورے
مجمع نے خدا کے ناموں کا بآواز بلند ورد کیا اور " جے جے "
کے نعرے لگائے - اس کے بعد پرساد (تبرک) تقسیم ہوا —

کم و بیش یہی رسمیں جاترا کے موقع پرتین دن منائی جاتی

ہیں - پہلے دن کے جلوس کو ڈنڈی ' دوسرے کو پالکی اور تیسرے کو کالا کہتے ہیں -

پٹن میں ایکناتھہ کی ساری عمر عبادت الہی میں گزری - وہ خدا کا ایک عبادت گزار بندہ تھا اس نے ایسی سخت ریاضتیں کیں کہ تھوڑے ہی عرصے میں اسے گرد و نواح میں خاصی شہرت حاصل ہوگئی - خدا کی عبادت کے ساتھہ اس نے مخلوق کی خدمت کو بھی اپنا مقصد زندگی بنا رکھا اور عمر بھر اس کی تکمیل میں سرگرم و کوشاں رہا - وہ عملیت کا شیدا تھا - اس کے خیال میں علم و فضل اور معرفت و آگہی جن کے ساتھہ حسن عمل نہ ہو بے وقعت تھے - اس کی یہی وہ ممتاز خصوصیات ہیں جن سے اس کو دوامی شہرت اور غیر معمولی عظمت حاصل ہوی - جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ وہ تاریک دور ہے جس میں ہندوؤں کے مذہب کی حالت نہایت ابتر تھی - برہمنوں نے اپنی اغراض سے اس کی صورت کو بالکل مسخ کردیا تھا - خدا اور بندے کے درمیان ایسے حجابات پڑگئے تھے جن کو اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی - عوام میں سے کوئی شخص مذہب کے معمولی رسوم کو بھی بغیر برہمنوں

کی امداد کے ادا نہ کرسکتا تھا - سنسکرت جس میں مذہبی علوم مدفون تھے صرف برھمنوں کے لیے مخصوص تھی - سوائے ان کے اس زبان کو کوئی حاصل نہ کرسکتا تھا - اس کا لازمی نتیجہ یہ ھوا کہ عوام مذہب کے ابتدائی اصولوں سے بھی بے خبر ھوگئے - صرف چند مذہبی رسوم تو کسی نہ کسی طرح ادا کر لیے جاتے تھے مگر مذہب کی اصلی روح سے کسی کو واقفیت نہ تھی - یہ صورت حال ایکناتھ جیسے حساس اور درد مند دل رکھنے والے کے لیے ناقابل برداشت تھی ' اس نے بڑی جرأت سے کام لے کر تہیہ کرلیا کہ ان مذہبی حقایق کو جو صرف سنسکرت زبان کی کتابوں میں پوشیدہ تھے مرھٹی کے ذریعے بے نقاب کیا جاے - ایکناتھ سے پہلے اس کام کو دنا نیشور * نے شروع کیا تھا لیکن اسے پوری کامیابی حاصل نہیں ھوی تھی - اب ایکناتھ نے اس کام کو انجام دینے کا بیڑا اٹھایا - اسے بڑی بڑی دقتوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا - برھمن اس کے سخت دشمن ھوگئے - وہ کہتے

* مرھٹی زبان کا جداعلی جو پٹن سے متصل ایک قریہ اپے گاؤں کا متوطن تھا —

تھے کہ مرہٹی عوام اور جُہلا کی زبان ہے - اس میں مذہب کو وقف عام کردینا برہمنوں کے موروثی تفوق کے عالیشان قصر کو ڈھادینا اور پرا سرار عظمت کے طلسم کو اپنے ہاتھوں توڑ دینا ہے - اس کی مخالفت اور دشمنی پٹن اور اس کے مضافات تک محدود نہیں رہی بلکہ اس کے اثرات شمال میں بنارس تک پہنچے - بنارس کے اکثر پنڈت اور سادھو ایکناتھ کے خون کے پیاسے ہوگئے - اس عام مخالفت اور ناراضگی و بیزاری کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ خود ایکناتھ کا عزیز بیٹا ہری پنڈت جو سنسکرت کا جید عالم سمجھا جاتا تھا اس بارے میں اس سے سخت ناراض ہوا نوبت یہاں تک پہنچی کہ باپ سے قطع تعلق کرلیا اور بنارس چلا گیا لیکن ایکناتھ کے آہنی استقلال پران باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا وہ اپنے کام میں نہایت شیفتگی اور تن دہی سے مصروف رہا ــــ

یہاں ایک خاص واقعہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جس سے ان رکاوٹوں ' دقتوں اور مصائب کا حال واضح ہوگا جن سے ایکناتھ کو اپنے علمی کاموں میں دو چار ہونا پڑا - جب

ایکناتھ نے بھاگوت کو لکھنا شروع کیا تو اس کے بڑے چرچے ہوے - بنارس کے مذہبی علما کے کانوں تک اس کی سن گن گئی - وہ اس خیال سے سخت برہم ہوے کہ روحانی رموز اور آسمانی علوم شدروں کی ناپاک پراکرت مرہٹی ہیں بے نقاب کئے جائیں - خود ایکناتھ کا بیٹا ناراض ہوکر بنارس چلا گیا تھا اس سے برہمی میں اور اضافہ ہوا - اسی دوران میں ایکناتھ کا ایک معتقد بھاگوت کے دو باب جو اس وقت تک تیار ہوے تھے لے کر بنارس پہنچا اور وہاں منی کرنی کے گھاٹ پر اشنان کرکے اس کا ورد کرنے لگا - وہاں کے ایک جید، مستند اور ذی اثر سادھو کے چیلوں نے سن لیا - اس بھاگوت کے چرچے تو ہو ہی رہے تھے انھوں نے فوراً اپنے سادھو کو اس کی اطلاع کی - وہ فرط غضب سے بے اختیار ہوگیا - اس کے خیال میں اب تک صرف دکن کی فضا ان آلودگیوں سے مکدر تھی، بنارس کی پاک اور مقدس حدود تک اس کی رسائی کیونکر ہوئی؟ اس نے فوراً اپنے دو چیلوں کو پٹن بھیج کر ایکناتھ کو طلب کیا - ایکناتھ نے پیغام سنا تو فوراً اُٹھ کھڑا ہوا - بھاگوت کے پانچ حصے

ختم کر لیے تھے وہ بھی ساتھ رکھ لیے بدھا نے ایکناتھ کے دو مرید اس کے ساتھ کر دے - بنارس پہنچا تو گھاٹ کے کنارے ایک دھرم شالا میں ٹھیر گیا - وشنو پوجا ' پوران ' کرتن اور سداورت کا ٹھاٹھ جمایا - بنارسی سادھو کے تبن سو پر جوش چیلے تھے وہ ایکناتھ کا رنگ دیکھنے لگے - جب اس کے اطمینان قلب ' سادگی اور طلب صادق کا عالم دیکھا تو دل میں قائل ہوگئے - آئے تھے دل میں تمسخر و تحقیر لے کر لیکن جب یہ رنگ دیکھا تو دل عزت و احترام کے جذبات سے لبریز ہوگئے - اپنے سادھو پر بڑے شد و مد کے ساتھ ایکناتھ کی عظمت و بزرگی جتانے لگے - جہاندیدہ اور پختہ کار سادھو نے اس کو اپنے کم سمجھا اور نادان چیلوں کی نا تجربہ کاری پر محمول کیا اور غضبناک ہوکر ایکناتھ کی حاضری کا حکم دیا - وہ حاضر ہوا - درشن دینے سے قبل فوراً یہ کہہ کر کہ میں پتن کے نام نہاد سادھو اور منحوس کی صورت دیکھنی نہیں چاہتا ایک پردہ حائل کر دیا —

ایکناتھ نے نہایت پر اثر انداز اور عاجزانہ لہجے میں یہ چند کلمے کہے —

"اے جلیل القدر واجب التعظیم بزرگ! میں تیرے مقدس قدموں پر اپنی جبین نیاز رکھنا چاہتا ہوں - اپنی مہربانی سے ایک طالب کو درشن دے - سچی عقیدت، حسن عمل، استدلال اور ترک دنیا ان میں کسی ایک سے بھی میں آشنا نہیں ہوں، اور نہ کہیں میں نے ان کی تعلیم پائی ہے - آپ کی خدمت کی برکت سے کچھ تک بندی کر لیتا ہوں اسی لیے ہے کہ میں آپ کو بھاگوت سنانا چاہتا ہوں - پانچ بابوں میں سے ایک گرنتھ میں نے تیار رکھا ہے - اب ضرورت ہے کہ آپ بادنیٰ تامل اس کو سن کر اس کے معنی و مفہوم پر نظر رکھیں میں جس قدر لکھ چکا ہوں اس کی ضرورت ہے کہ آپ زیور اصلاح سے اسے صوری و معنوی زینت بخشیں - آپ کی نظر کیمیا اثر بغیر یہ ایک بیجان چیز ہے - آپ یہ پردہ اٹھائیے اور ایک مجبور اور بے بس کی دستگیری کیجیے" —

سادھو کے دل میں ایکناتھ کے الفاظ نے جادو کا اثر کیا۔ اس نے فوراً پردہ اٹھایا اور ایکناتھ کے قریب آ بیٹھا اور

مرھٹی بھاگوت سننے کی خواہش کی - ایکناتھ نے سنانا شروع کیا تو سادھو کا دل اطمینان سے لبریز ہوگیا - وہ اور اس کے چیلے شانتی کے مزے لینے لگے - سب نے درخواست کی کہ یہ کتاب بنارس ہی میں پایہ تکمیل کو پہنچائی جائے - چھ مہینے میں ایکناتھ نے یہ کام ختم کردیا جس روز کتاب مکمل ہوی متھہ میں خوشی و خرمی کے شادیانے بجنے لگے -

ایکناتھ کی یہ جد و جہد انتہائی تعریف وستائش کے لایق ہے - مرھٹی زبان اور اس کے بولنے والے اس کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتے - اس نے سنسکرت کی کئی اہم اور بلند پایہ کتابوں کا مرھٹی میں ترجمہ کیا ان پر شرحیں لکھیں - یہ ترجمے اور شرحیں مرھٹی زبان کی ایک بیش بہا دولت ہے - ان کی بدولت عوام کے قلوب زیور علم سے آراستہ اور جہلا کے دماغ روشن ہونے لگے - وہ مذہبی حقایق کو برھمنوں کی امداد کے بغیر اچھی طرح سمجھنے لگے —

ایکناتھ نے کنج عافیت میں بیٹھ کر سہولت پسند انشا پرداز کی طرح کاغذ کالے نہیں کئے بلکہ سنسکرت کے خزانہ

سے انمول جواہر نکالے اور مرہٹی کے طبق میں رکھہ کر قریہ قریہ تقسیم کرتا پھرا - وہ اپنے پر دادا بھانوداس کی تقلید میں اساڑہ کے مہینے میں ہر سال پنڈھرپور جایا کرتا تھا - اس کے ہمراہ ہزارہا مخلوق ہوتی - ہر منزل پر شام کے وقت سب لوگ اس کے گرد جمع ہوجاتے اور بڑے شوق و ذوق سے اس کے دلاویز کرتن سنتے جو صاف ستھری زبان اور دلکش لب و لہجہ میں ہوا کرتے - مہاراشٹر کے گوشہ گوشہ کا باشندہ ان پر سر دھنتا ' حافظہ میں قید کرلیتا اور جب گھر واپس جاتا تو قریہ والوں کو جمع کرتا اور یہ سوغات بڑے فخر و مباہات سے پیش کرتا - اس کا تبلیغی دورہ پنڈھرپور تک محدود نہیں تھا بلکہ اس نے دوسرے مقامات کے بھی دورے کئے - ان میں النڈی کا سفر لایق ذکر ہے - النڈی میں دنانیشور کا مزار ہے - اس کے اطراف اس قدر گنجان اور ڈراؤنی جھاڑیاں تھیں کہ اندر جاتے ہوے اچھے اچھے سورماؤں کا پتا پانی ہوجاتا تھا - ایکناتھہ نے کمال دلیری کا ثبوت دیا اور بے کھٹکے اندر داخل ہوگیا - اس وقت سے یہاں آبادی شروع ہوی - اس نے تبلیغ و اصلاح کے کاموں کو

دوروں پر منحصر نہیں رکھا بلکہ وہ ہر رات بھجن میں کرتن کیا کرتا تھا۔ اس شہر کے باشندے اس کے گھر میں جمع ہوتے اور بڑی عقیدت اور شوق سے اس کے کرتن سنتے۔ ایکناتھ کو عوام سے بڑی محبت تھی۔ اس پر صوفیانہ تعلیمات کے وسیع اثرات تھے اس کے مشرب میں اس تعلیم نے بڑی وسعت پیدا کردی تھی۔ وہ ہر انسان کو خدا کا بندہ اور اپنا بھائی سمجھتا تھا۔ ذات پات کے امتیازات کی اس کے نزدیک کوئی وقعت نہ تھی۔ اس کو نیچ ذات کے ادنی گنوار اور سنسکرت کے جید عالم میں اس لحاظ سے کہ دونوں انسان ہیں کوئی فرق نظر نہیں آتا تھا۔ اس کا برتاو ہر مذہب و ملت کے ساتھ یکساں تھا۔ چند واقعات جنہیں مستند سوانح نگاروں نے لکھے ہیں جن میں سے بعض یہاں اس لیے نقل کئے جاتے ہیں کہ ان سے ایکناتھ کی وسیع المشربی ' روشن خیالی اور اخوت پرستی کا بخوبی اندازہ ہوسکے گا ــــ

ایکناتھ کی زندگی کا ایک دلچسپ واقعہ ایک دھیڑ کے گھر کھانے کی دعوت قبول کرنا ہے۔ رانیا اور اس کی بیوی ذات کے دھیڑ تھے۔ ان کو ایکناتھ سے خاص عقیدت تھی

اس کے کرتن وہ بڑے شوق سے سنتے اور چونکہ ادنی ذات کے تھے اور برھمن کی دھلیز بر قدم نہیں رکھہ سکتے تھے اس لئے باھر ھی سے کرتن سنتے اور جب مجمع رخصت ھو جاتا تو یہ دونوں ایکناتھہ کے سامنے تعظیم کو جھک جاتے اور اپنے گھر واپس ھوتے - ایکناتھہ کے وہ ایسے معتقد ھوگئے تھے کہ جس راستے وہ اشنان کے لئے گزرتا یہ اس راستے کی صفائی کرتے - کرتن کے دوران میں ایکناتھہ نے ایک روز دنانیشور کے چند شعر سنائے ' اس پر رانیانے پوچھا " جب ھری (وشنو) نے (جو ھر جاندار اور بے جان میں جلوہ گر ھے) اس کائنات کا روپ لیا تو میں کہاں تھا " ایکناتھہ نے جواب دیا " تم سری کرشن سے بالکل منسلک تھے " - یہ جواب سن کر وہ بے خود ھوگیا - ذات پات کے امتیازات اس کی نظروں سے اوجھل ھوگئے تمام بنی نوع انسان بلا تفریق اس کو ایک خاندان نظر آنے لگی - اس نے خانہ داری کی زنجیروں کو توڑ دیا اور اپنی بیوی کے ساتھہ گوداوری کے کنارے بود و باش اختیار کرلی جہاں سے وہ ھر روز ایکناتھہ کا درشن اور اس کے اشنان کا نظارہ کرسکتا تھا - ایک روز اس کی بیوی کے دل میں آیا کہ

ایکناتھ کی دعوت کریں - رانیا نے ایکناتھ سے درخواست کی جس کو ایکناتھ نے منظور کرلیا - اشنان کو جاتے ہوئے ایکناتھ نے رانیا سے کہا " تم پر خلوص وشنو پرست ہو ' سری کرشن تمہارے خلوص سے بہت خوش ہیں - ایک برہمن ویدوں اور شاستروں کا ماہر ہوسکتا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا دل وشنو کی پر خلوص محبت سے لبریز ہو - ایک برہمن حقیقی برہمن کے بارہ اعلیٰ خصائص سے متصف ہوسکتا ہے لیکن پر خلوص محبت کے سبب ایک ادنی ذات کا غیر برہمن اس پر سبقت لے جاسکتا ہے اور خدا اس کو ذات کے گھٹیا پن کے باوجود اپنا منظور نظر بنا سکتا ہے " اس کے ساتھ ہی ایکناتھ نے بھاگوت پوران کا یہ اقتباس سنایا -

" ایک سگ خوار شدر جس نے دل ' قول ' فعل اور جان و مال خدا کی نذر کردئیے ہوں اس برہمن سے کہیں برتر ہے جو برہمن کے بارہ اعلیٰ خصائص سے متصف ہے لیکن (پر خلوص محبت کے بغیر) مردود بارگاہ الٰہی ہے - اول الذکر اپنے تمام خاندان کو پاک بنا دیتا ہے اور آخر الذکر کا دل غرور کی آلائشوں سے

ناپاک هوجاتا هے" —

ایکناتهه کی یه تقریر کهیں چند برهمنوں نے جو پاس هی کهڑے تهے سن لی - وہ سخت برهم هوے - انهوں نے ایکناتهه سے کہا جو شلوک تم نے پڑها هے وہ ویدوں میں هے بهاگوت میں نهیں - تم نے یه مقدس شلوک ایک ناپاک ادنی شدر کے سامنے کیوں پڑها - تمهارے سر گناہ عظیم هے - ایکناتهه نے جواب دیا که رانیا نے روح کے چهه غنیموں پر فتح پالی هے اس کو شدر نهیں کہا جا سکتا هے - برهمن اس بات سے مطمئن نهیں هوے اور اس کو مجبور کیا که وہ کفارہ ادا کرے ورنه ذات باهر کر دیا جائیگا - ایکناتهه نے ان کے اصرار اور جبر پر کفارہ تجویز کرنے کو کہا - برهمنوں نے اس کو پانی میں کهڑا کیا ' گوبر اور راکهه لاے اور اس پر منتر جپا - رانیا یه سب دیکهه رها تها - وہ بہت دلگیر هوا - گهر واپس آیا تو دیکها که دعوت کا انتظام مکمل هے بیوی سے تمام ماجرا بیان کیا وہ بهی بہت افسردہ خاطر هوی اور شدت رنج میں رونے لگی - رانیا نے ایکناتهه کو اپنا وعدہ یاد دلایا - ایکناتهه نے رضامندی ظاهر کی اور اس کے گهر کهانے چلا

گیا - اس بات سے تمام برھمن اور برھم ھوے لیکن اس نے اس کی پروا نہیں کی - عقیدتمندوں کا بیان ھے کہ ایکناتھہ کی بجاے اس موقع پر وتھل تھا اس لئے کہ برھمنوں نے اس کو موقع واردات پر گرفتار کرنا چاھا تو دھیڑ کے گھر میں بھی ایکناتھہ تھا اور باھر بھی اسی شبہیہ کا بلکہ وھی موجود تھا - ایسی حالت میں سواے وتھل کے کوئی اور نہیں ھوسکتا - یہ توجیہہ ان برھمن سوانح نگاروں کا شاخسانہ ھے جو ذات پات کے شدت سے قائل تھے اور جن کے لئے یہ واقعات ناگوار تھے - انھوں نے اس واقعہ کی تلخی کو اس توجیہہ سے دھیما کردیا ھے ورنہ ایکناتھہ کی نظر میں ذات پات کے امتیاز کی کوئی وقعت نہ تھی - کنارہ کی حکایت بھی فرضی معلوم ھوتی ھے ایکناتھہ کے حالات زندگی گواھی نہیں دیتے کہ وہ محض ذات باھر کئے جانے کی دھمکی پر اپنے مستحکم خیال سے ھٹ کر دب گیا ھو -

اسی طرح ایکناتھہ نے اپنے اجداد کا یوم منایا تو تین مسلمانوں کی دعوت کی - اس موقع پر بھی سوانح نگار لکھتے ھیں کہ تین مسلمان دراصل تین بڑے دیوتا برھم دیو

وشنو اور مہاایشور تھے - ایکناتھہ کی زندگی اور تعلیمات پر ایک نظر ڈالنے سے ان توجیہات کی حقیقت روشن ہو جاتی ہے - وہ بڑا وسیع مشرب اور روشن خیال انسان تھا - قوم و ملت کی تاباک کی حدود سے وہ بہت باہر تھا - وہ ایک مسلمانؔ کی دعوت نہایت خلوص دل سے کرتا تھا - برہمن کے ساتھہ کسی خاص امتیاز کا برتاو نہیں کرتا تھا - اچھوت قوموں اور شدروں کے ساتھہ وہ برادرانہ سلوک کرتا تھا - دھیڑ کے بچے کو (جس کو چھونا کوئی برہمن گوارا نہیں کرسکتا) جو بیساکھہ کی چلچلاتی دھوپ میں، گوداوری کی تپتی ہوی ریت پر برہنہ پا بلبلا رہا ہو، اپنی گود میں اتھا لینا ناک منہ صاف کرنا اور اس کی ماں کے سپرد کرنا وہ اپنا اہم فرض سمجھتا تھا - اس پاکیزہ اصول پر عمل کرنے کا نتیجہ تھا کہ ہندو مسلمان، دھیڑ چمار سب اس کی بزرگی کو تسلیم کرتے تھے اور اس سے بڑی محبت رکھتے تھے —

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو دلچسپ واقعات کا تذکرہ کردیا جاے ان سے ایکناتھہ کی سیرت پر بہ خوبی

روشنی پڑتی ہے —

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایکناتھ گوداوری سے اشنان کرکے گھر واپس آ رہا تھا - جب وہ شہر کے دروازے کے قریب سے گذر رہا تھا تو بیر تھومبرے صاحب نامی ایک مسلمان بزرگ نے جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے، نادانستگی سے تھوکا - تھوک اتفاق سے ایکناتھ پر پڑی، اس کو بزرگ موصوف پر ذرا بھی غصہ نہیں آیا اس لئے کہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا گیا تھا، یہ ایک اتفاق کی بات تھی، ایکناتھ سیدھا گوداوری گیا اور اشنان کر کے گھر لوٹا مہپتی جو قدیم مستند سوانح نگار ہے اس واقعہ کو بیان کر کے لکھتا ہے - "جب اس بے خبر آدمی نے نادانستہ طور پر تھوکا تو ایکناتھ کو مطلق غصہ نہ آیا" * ایک جدید سوانح نگار بانگارکر کی کتاب میں یہی چھوٹا سا واقعہ کچھ اس انداز میں لکھا ہوا نظر آیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بہت ہی بے باکی سے تعصب کا زہر ملایا گیا ہے - ملاحظہ ہو تعصب نے قلم کو کس کذب پر آمادہ کیا ہے -

---

* بھکت لل امرتا باب ۲۲ مصرع ۱۱۳ -

" پٹن میں ایکنا تھہ مہاراج کے گھر سے ندی کو جو راستہ جاتا تھا - اس پر ایک سرا ے واقع تھی ' اس میں ایک مسلمان رہا کرتا تھا - وہ ہر آنے جانے والے ہندو کی خوب خبر لیا کرتا تھا چنانچہ وہ ایکنا تھہ مہاراج کو بھی بہت دق کیا کرتا تھا - اس کی عادت تھی کہ ایکنا تھہ مہاراج جب اشنان کر کے گھر واپس ہوتے ہوے اس سراے کے قریب سے گزرتے تو ان پر تھوک دیا کرتا - یہ حرکت اس سے روزانہ ہوا کرتی تھی ' بلکہ کسی دن تو وہ چار چار پانچ پانچ دفعہ یہی کام کرتا تھا اور ایکنا تھہ مہاراج ہر مرتبہ اشنان کر کے اسی راستہ سے آتے تھے ' ایک روز وہ مسلمان اس سرا ے میں نہیں تھا ' ایکنا تھہ مہاراج ٹھیر گئے اور اس کا انتظار کرنے لگے اور سونچا کہ وہ معمول کے موافق وہاں کیوں نہیں تھا - ایک دن کا واقعہ ہے کہ وہ مسلمان سخت برہم ہوا ایکنا تھہ مہاراج پر مسلسل تھوکنے لگا یہاں تک کہ ایک سو آٹھہ مرتبہ تھوکا - ایکنا تھہ مہاراج نے اتنے ہی دفعہ اشنان کیا ' ہزار ہا لوگ اس موقع پر حاضر تھے اور سری ایکنا تھہ مہاراج کے ضبط

و تحمل پر تعجب کر رہے تھے " - *

ہمیں اس امر کی تحقیق نہیں کہ مندرجہ بالا سطور لکھنے کے ذمہ دار صرف پانگارکر صاحب ہی ہیں یا ان سے پیشتر کسی متعصب مورخ نے یہ زہر اُگلا ہے لیکن صاحب موصوف نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کے مرتب کرنے میں مہپتی سے بڑی مدد حاصل کی ہے - ہم اس امر کی توجیہ کرنے کے ناقابل ہیں کہ آخر مہپتی کے بیان اور پانگارکر صاحب کے بیان میں ایسا عظیم الشان فرق کیسے پیدا ہوگیا - اس بات کا تصفیہ کہ دونوں بیانوں میں کونسا قابل تسلیم اور کونسا ناقابل تسلیم ہے اس امر کے مد نظر آسانی سے ہوسکتا ہے کہ مہپتی نے اپنی کتاب پانگارکر سے کم و بیش دو سو سال قبل لکھی ہے -

ایک اور واقعہ بھی دیکھہ لینا چاہئیے - اس سے نہ صرف ایکناتھہ کی بلکہ اس کی بیوی گرجا بائی کی سیرت پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے —

ہم اوپر بیان کر آے ہیں کہ عوام اور جہلا کی طرف داری

---

* ایکناتھہ چرتر از پانگارکر صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳ -

اور ان کے مفاد کی خاطر سنسکرت کی بے وقعتی اور مرھٹی کی حمایت کی وجہ سے ملک کا ایک بہت بڑا طبقہ ایکناتھہ کا مخالف ہوگیا تھا - ان مخالفین میں صرف سنسکرت کے جید عالم ھی نہیں تھے بلکہ بہت سارے اوباش اور عیاش لوگ ان کے ھم نوا ھو گئے تھے' پٹن میں ایک مشہور بیٹھک * تھی یہاں شہر کے بے فکرے جمع ھو کر تاش' چوسر اور نشہ بازی سے دل بہلایا کرتے تھے ان کو ایکناتھہ سے خدا واسطہ کا بیر تھا' وہ دن رات اسی فکر میں لگے رھتے کہ کسی طرح اس کو زک دیں اور اس کا دل دکھائیں —

ایک روز کا ذکر ھے کہ کوئی غریب برھمن کسی دوسرے شہر سے اپنے لڑکے کی ملنجھہ کے رسوم ادا کرنے پٹن آیا - اتفاقاً وہ اس بیٹھک کے قریب سے رخت سفر سمیت گزرا - ان اوباشوں نے جو وھاں جمع تھے اس کو نووارد سمجھہ کر حالات دریافت کئے- جب انہیں معلوم ھوا کہ وہ اپنے لڑکے کی ملنجھہ کے رسوم ادا کرنا

---

* یہ بیٹھک کچہرو تنا (غیبت کا چبوترہ) کے نام سے اب تک پٹن میں موجود ھے -

چاھتا ھے اور اسے روپیوں کی ضرورت ھے تو دل میں بڑے خوش ھوے انھیں اب ایسا آدمی ملا جس کے توسط سے وہ ایکناتھہ کو زک دے سکتے تھے' اُنھوں نے برھمن سے کہا 'دیکھو بھائی یہاں ایک برھمن ایکناتھہ نامی رھتا ھے کیسی ھی کوشش کی جاے اُسے کبھی غصہ نہیں آتا - اگر تم اُسے کسی طرح غصہ دلاؤ تو ھم تمھیں پورے دو سو روپے دیں گے اس طرح ھماری سنا بھی پوری ھوجائے گی اور تمھارا کام بھی نکل آئے گا " - تنگدست برھمن نے جب دو سو روپوں کا نام سنا تو لالچ نے اُسے اندھا کردیا - اس نے کہا " یہ ایسی کون مشکل بات ھے ' تم لوگ مجھے اس کا گھر بتادو' میں آج ھی جاکر اُس کو غصہ دلاتا ھوں " برھمن کو گھر بتایا گیا وہ سیدھا وھاں پہنچا - اِتفاق سے ایکناتھہ گھر ھی میں تھا - برھمن بے دھڑک دراتا ھوا گھر کے اندر داخل ھوگیا اور اس نیت سے کہ ایکناتھہ کو غصہ آجاے اس کے زانو پر جا بیٹھا ایکناتھہ برھمن کی اس عجیب و غریب حرکت سے حیران تو بہت ھوا لیکن اس نے اپنی شہرۂ آفاق بردباری سے کام لیکر کہا " مہاراج!

میں آپ کی اس پر خلوص محبت کا احسان مند ہوں اور لوگ بھی مجھ سے ملنے آیا کرتے ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی نے ایسا اظہار محبت نہیں کیا جیسا کہ آپ اس وقت کر رہے ہیں" - برہمن نے دیکھا کہ اس کا پہلا وار خطا کر گیا ' تو نئی تدبیریں سوچنے لگا اور موقع کی تاک میں چپکا بیٹھا رہا - کھانے کا وقت آیا یکایک اس کی نظر گرجا بائی پر پڑی جو اس وقت کھانا چلنے کے لئے جھکی ہوی تھی ' برہمن کمال بے حیائی سے اچھل کر اس نیک بخت کی پیٹھ پر جا بیٹھا ایکناتھ اور بھی متعجب ہوا لیکن اس نے غیر معمولی حلم سے کام لے کر بیوی سے کہا " دیکھنا کہیں مقدس برہمن گر نہ پڑے" یہ سن کر اس شرم و حیا کی دیوی نے جواب دیا "آپ فکر نہ کیجئے مجھے اپنے بیٹے ہری کو پیٹھ پر بٹھا کر کام کرنے کی عادت ہے - میں ان مہاراج کو اس سے بھی زیادہ عزیز رکھتی ہوں اور ہرگز گرنے نہ دوں گی" یہ سن کر برہمن مہاراج بہت سٹ پٹائے ' انہیں اپنی ناشایستہ حرکات پر ندامت محسوس ہوئی ' وہ بے اختیار ہوکر ایکناتھ کے قدموں پر

گر پڑے اور معافی مانگتے ہوے تمام حالات بیان کر دے ایکناتھ نے یہ باتیں سن کر مسکراتے ہوے کہا "مہاراج یہ بات تم نے پہلے ہی کیوں نہ بیان کر دی مفت میں تم کو دو سو روپیہ مل جاتے" —

خانگی زندگی

ایکناتھ کی خانگی زندگی خوش گوار تھی - اس کو اپنے شاعرانہ اور اصلاحی و تبلیغی کاموں میں کوئی خانگی رکاوٹ در پیش نہیں آئی - اس کی بیوی کی سیرت کا اندازہ گذشتہ اوراق کے مطالعہ سے بخوبی ہوتا ہے - وہ ایک نیک دل خاتون تھی' خانہ داری کے کاموں کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتی تھی - عورت بہت زیادہ قدامت پسند ہوتی ہے لیکن گرجا بائی پر اپنے شوہر کی روشن خیالی کے بین اثرات پڑے تھے' وہ زندگی کی ہر سمت اور منزل میں اپنے شوہر کا نہایت خندہ پیشانی سے ساتھ دیتی تھی یہی وجہ ہے کہ دونوں میاں بیوی خوش اور قانع

زندگی بسر کرتے تھے - ضروریات زندگی بے طلب مہیا ہوجاتی تھیں - ان کے اولاد بھی جلد ہوگئی تھی - سب سے پہلے ایک لڑکی ہوئی جس کا نام گوداباٸی تھا - یہ پٹن کے ایک برھمن چنتوپنت سے بیاھی گئی تھی - اس کے بعد ھری پیدا ہوا تھا - جس کی تعلیم و تربیت ایک برھمن پاٹ شالا میں ہوئی تھی - ایکناتھہ کے تیسری اور آخری اولاد ایک لڑکی تھی جس کا نام گنگا باٸی تھا - یہ کرناٹک کے ایک برھمن سے بیاھی گئی تھی —

ایکناتھہ کو اپنی اولاد سے محبت تھی - ہر بچے کی نگہداشت اور تربیت عمدگی سے کی - اپنے لڑکے ھری کی تعلیم اس عمدگی سے کی تھی کہ وہ بڑا جید پنڈت ہوگیا تھا اور اپنے علم و فضل کے مقابلے میں باپ کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا - اس کی تعلیم قدیم روایتی سنسکرت علوم میں ہوئی تھی - وہ مذھبی روایات میں پورا ایمان رکھتا تھا - ذات پات کا سختی سے قائل تھا - ایکناتھہ کی وسیع المشربی اور مرھٹی کی حمایت سے بیزار تھا - بنارس اپنی بیوی اور دو بڑے لڑکوں سمیت چلا گیا تھا - ایک

چھوٹا لڑکا رگھوبا ایکناتھہ کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ ایکناتھہ اس سے بہت خوش تھا۔ وہ بھی کرتن وغیرہ بڑے شوق سے سنتا تھا۔ ایکناتھہ نے ھری کے بنارس چلے جانے کی ابتدا میں پروا نہیں کی لیکن آخر اولاد تھی اور یہ خیال تھا کہ دوسروں کی اصلاح و تربیت تو کرتا ھوں مگر چراغ تلے اندھیرا ' اولاد کو اپنا ھم خیال نہیں بنا سکتا۔ اس خیال سے ایکناتھہ بنارس پہنچا اور ھری کو پٹن چلنے کی ترغیب دی۔ وہ ابھی تک اپنے خیال پر جما ھوا تھا۔ اس نے اپنے باپ کے سامنے دو شرطیں کیں ایک تو یہ کہ وہ دوسروں کے ھاتھہ کا پکایا ھوا نہ کھائے اور دوسری یہ کہ مرھٹی میں پوران نہ پڑھے۔ ایکناتھہ نے یہ دونوں شرطیں قبول کرلیں۔ باپ بیٹے پٹن آئے لیکن یہ شرطیں ایکناتھہ پوری نہ کرسکا۔ اب تک جو تعلیم ایکناتھہ نے کی تھی اس کے خلاف لوگ سننے تیار نہ تھے۔ ایکناتھہ نے اپنے بجائے ھری کو کرتن کرنے کے لئے مقرر کیا اس نے سنسکرت میں اس کا آغاز کیا لیکن لوگوں نے اس کا استقبال نہایت سرد مہری سے کیا۔ ایکناتھہ اس بات کو سمجھتا تھا اس

نے اپنے بیٹے کی آزمائش کے لئے سکوت اختیار کیا تھا - ہری کو اس معاملہ میں خود بخود شکست ہوی - دوسری شرط بھی ایکناتھہ نے توڑ دی - ایک برھمن بیوہ نے ایکناتھہ اور ہری کی دعوت کی - ہری نے اس وعدہ پر دعوت قبول کی کہ وہ خود پکائیگا - ایکناتھہ نے بیوہ سے کہہ دیا کہ وہ فکر نہ کرے اس کی درخواست پوری ہوگی - جب کھانا سامنے آیا تو ایکناتھہ نے بیوہ سے اشارہ کیا وہ اپنا پکایا ہوا کھانا لائی ایکناتھہ نے نہایت تیزی سے اور مزے لے لے کر کھانا شروع کیا - ہری کی آنکھیں غصہ سے لال ہوگئیں لیکن باپ کے خیال سے زبان سے ایک لفظ نہ نکال سکا - ایکناتھہ اپنے اصول کا پکا تھا اس پر ان چیزوں کا کیا اثر ہوسکتا تھا - اس کے استقلال کی قوت نے اچھے اچھوں کو مغلوب کر دیا تھا ہری آخر اس کا بیٹا تھا اس کے علم و فضل کو ایکناتھہ کے عمل کے سامنے سر جھکانا پڑا - سوائے ہری کی اس مخالفت کے ایکناتھہ کے گھر میں خاندانی نزاع و کشاکش کا کوئی اثر نہ تھا وہ ہر طرح خوش و مطمئن تھا اور اپنے مقاصد کی تکمیل میں نہایت آزادی سے سرگرم ـــ

گھر میں اس کے اوقات مقرر تھے - ان میں وہ اپنے مشاغل پورے کیا کرتا تھا - "وہ علی الصبح سورج نکلنے سے بیشتر اٹھہ کر ہاتھہ منہ دھونا اور اس کے بعد گوداوری جا کر اشنان کرتا نہانے کے بعد اپنی عبادتوں میں مشغول ہو جاتا عبادت سے فارغ ہو کر پوران اور ان کی تشریحات سنتا اور ان کے صرفی و نحوی تراکیب پر غور کرتا - اس کے بعد پھر دریا (گوداوری) پر آتا اور اپنے اجداد کی ارواح کے ثواب کے لئے کچھہ پڑھتا - چوتھے پہر وہ خود شری دھر کی تفسیر بھاگوت بآواز بلند پڑھتا - شام کے قریب پھر گوداوری آتا اور شام کی عبادت میں مشغول ہوتا - گھر واپس آنا کچھہ دیر سستاتا - رات کو اس کے گھر روحانی نغمے سنائی دیتے - لوگ اس کے گھر جمع ہوتے اور ادب و تعظیم کے ساتھہ ان کو سنتے - ایکناتھہ کی جنبش لب رام اور کرشن کی داستانوں کو زندہ کرتی اور محبت و الفت کے خوشی بخشتی - مقدس سامعین، بچے اور بوڑھے فرط مسرت سے بے خود ہو کر سر دھننے لگتے "*

---

* ماخوذ از مہپتی باب ۲۰ مصرع ۵۰ - ۶۲ -

ایکناتھہ کی اولاد ابھی تک چلی آرھی ھے - ان کی کثیر تعداد ھے - کرناٹک میں جو لڑکی بیاھی گئی تھی اس سے مکتیشور پیدا ھوا تھا وہ مرھٹی کا مشہور جذبات نگار نازک خیال شاعر سمجھا جاتا ھے - پٹن میں اس کی اولاد سے جو لوگ ھیں ان میں اکثر خوش حال ھیں - ان کو سرکار آصفیہ سے بڑی جاگیر ھے جو ناتھہ سمستان کہلاتی ھے یہ جاگیر ایکناتھہ کے مندر وغیرہ کی حفاظت کے لئے سرکار نے عطا فرمائی ھے —

آخری ایام اور جل سمادھی

ایکناتھہ کی زندگی کے آخری ایام اطمینان سے گزرے - اس کی عمر کافی ھو چکی تھی - اس کی مخالفتیں بڑی حد تک دب گئی تھیں - اس کے پیش نظر جو مقاصد تھے وہ بھی تقریباً مکمل ھو چکے تھے - عام طور سے اس کی تعلیمات کو لوگوں نے قبول کرلیا تھا - ھری پنڈت نے اپنے علم و فضل پر

گھسلنا کرنا چھوڑ دیا تھا اور اپنے باپ کی اعلیٰ تعلیمات کو قبول کرلیا تھا - ایکناتھ کو اب دنیا میں زیادہ دنوں رھنے کی آرزو نہیں تھی - وہ چاھتا تھا کہ ۷۱ سال کی طویل جدو جہد سرگرمی اور جانفشانی کے بعد دوامی آرام حاصل کرے - موت سر پر کھیل رھی تھی اور اس کے پنجے سے چھٹکارا پانا ناممکن نظر آتا تھا ـــ

سنہ ۱۵۲۱ شکے (۱۵۹۹ ع) میں پھاگن کی پانچویں تاریک رات کو ایکناتھ نے کرتن کیا شیرینی تقسیم کی ' اس کے بعد لوگوں سے مخاطب ھوکر کہنے لگا - " میرے عزیز دوستو! جدائی کی گھڑی آن پہنچی ھے کل میں تم سے ھمیشہ کے لیے جدا ھو جاؤں گا - میری یہ آخری التجا ھے کہ تم لوگ اشنان وغیرہ سے فارغ ھوکر مجھے ھمیشہ کے لیے خدا حافظ کہنے میرے ساتھ گوداوری تک چلو " اس کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا ھی تھا کہ مجمع سے آہ وزاری کی آوازیں آنے لگیں - اس کے دوست احباب اور معتقدین کو اس خبر وحشت اثر سے انتہائی ملال ھوا کہا جاتا ھے کہ بعض لوگ تو اسی وقت شدت الم سے بے ھوش ھوگئے - ایک طرف تو یہ

کرب و اضطراب اور الم و اندوہ تھا' اور دوسری طرف مخالفین نے دلخراش اور جگر سوز طعن و طنز کے لیے اپنی زبان کھول دی تھی - وہ خوشیاں منا رہے تھے کہ اس کا خاتمہ ایک معمولی شخص کی طرح ہو رہا ہے - حیات مستعار میں بنی نوع انسان کی خدمت کے لیے تو اس نے بڑے بڑے دعوے اور جتن کئے ناموری اور شہرت حاصل کی' لیکن اجل اپنا پنجہ مار کر اس کو معمولی سطح پر لے آئی ہے " پرہیز گاروں' معتقدوں اور احبا و اقربا کے غم و اندوہ میں اس سے اور اضافہ ہو گیا - انھوں نے تسکین کی ایک راہ تو یہ نکال لی تھی کہ ایکناتھ کے عظیم الشان کارناموں کی بقا اور شہرت میں کبھی کاھش نہیں آسکتی - اس پر بھی ان کی یہ آرزو تھی کہ اس کا خاتمہ ایک معمولی انسان کی طرح نہ ہو - المختصر رات تمام ہوئی اور صبح گریبان چاک کرتے ہوئے نمودار ہوئی - ایکناتھ بستر خواب سے اٹھا اطمینان قلب سے اشنان کر کے پاک صاف کپڑے پہنے' اور خدا کے ناموں کو بلند آواز سے پکارتے ہوئے گوداوری کا راستہ لیا - اس کے پیچھے معتقدین اور مریدین کا انبوہ تھا - اس

واقعہ کی اطلاع راتوں رات پٹن کے اطراف واکناف میں پہنچ گئی تھی ' دیہات سے بھی لوگ کثرت سے آے تھے - وہ سب قدم قدم پر اس کی تعظیم کے لئے جھک جاتے تھے ' اس پر عبیر ' پھول اور تلسی کے ھار جیسی چیزیں پھینکی جاتی تھیں اور خدا کی تعریف کے گیت سے زور زور گائے جاتے تھے ' اس جلوس میں بے شمار علم اور جھنڈ یاں تھیں جن کو عقیدت مند آخری جلوس کو پر شکوہ اور ذی عظمت بنانے کے لئے لائے تھے - اس کثیر مجمع میں ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا جو اس وقت خون کے آنسو نہ رو رہا ھو - ایکناتھہ کی پر خلوص محبت اور بے ریا قربانیوں کا نقش سب کے دلوں پر بیٹھا ہوا تھا - وہ اس کی دائمی جدائی کے خیال سے بہت رنجیدہ تھے ؛ ایکناتھہ آھستہ آھستہ قدم اٹھاتے ہوے لکشمی تیرتھہ کے قریب جو گوداوری کے کنارے واقع تھا پہنچا - عقید تمند سوانح نگار مہیپتی کا بیان ھے کہ " تمام دیوتا اپنی اپنی آسمانی سواریوں پر اس کے خیر مقدم کے لئے آئے ہوے تھے انھوں نے اس پر کثرت سے پھول برسائے چنانچہ لوگوں

نے پھولوں کو آسمان سے گرتے ہوے دیکھا ' اور زور زور سے
ھری کے ناموں کو جپنا شروع کیا اور تالیاں بجائیں - "
جب یہ جلوس ریت پر لب آب گوداوری آیا ' تو ایکناتھہ
تھیر گیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے بھکتی کی عظمت اور
اپنی تعلیمات کو مختصر اور موثر الفاظ میں بیان کیا '
اور اپنا ایک ابھنگ درد انگیز لے میں سنایا - مشہور ھےکہ
یدھااسی وقتاس ابھنگ کو ضبط تحریر میں لایا اور اس طرح
وہ مرھٹی شاعری میں ھمیشہ کے لئے محفوظ ھوگیا - ابھنگ
سنانے کے بعد اس نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور کہا بھائیو!
! میں اب اپنے آخری سفر پر روانہ ھونا ھوں مجھہ پر
مہربانی کی نظر رکھو - یہ کہہ کر سب کے سامنے تعظیم کے
لئے جھک گیا - لوگوں کی پلکوں سے اشکوں کی جھڑی لگ
گئی ایسی گریہ وزاری ھوئی اور " ایکناتھہ کی جے " کے
نعرے اس زور سے لگائے گئے کہ گنبد گردوں بھی گونج اٹھا -
اس کے بعد ایکناتھہ پانی میں داخل ھوگیا پانی جب
ناف تک پہنچا تو تھیر گیا اور ھری کے ناموں کو زور
زور سے جپنا شروع کیا اسی حالت میں وہ روح جو نجات

عوام کے لئے بے تاب رهتی تهی پرواز کر گئی اور اهل مہارا شٹر پر نقش دوام ثبت کر گئی - اس کے بعد اس کے تن مردہ کو پانی سے نکالا گیا اور بڑی عزت اور احترام سے سپرد آتش کیا گیا ـــ

خرق عادات

ایکناتهہ کے اخلاق حسنہ ' اعلیٰ سیرت ' پاکیزہ زندگی اور ریاضات و عبادات پر نظر کر کے عقیدت مند سمجھتے هیں کہ اس کی روحانی قوتوں کا دائرۂ اثر زیادہ وسیع هے - چند عقیدت کیش سوانح نگاروں نے اکثر واقعات کی ایسی توجیہہ کی هے کہ وہ حیرت انگیز معلوم هوتے هیں - یہ واقعات دراصل ایکناتهہ کے روحانی کمالات اور کرامات سمجھے جاتے هیں - ان عقیدتمندانہ روایات در روایات نے سوا تین سو سال کی مدت میں حقایق و واقعات پر ایسا پردہ ڈال دیا هے کہ صحیح نتیجے پر پہنچنا دشوار هے ' اسی لئے مختلف و متضاد بیانوں کی تنقیح و تشریح

کرنا ایک زاید بات ہے - هم یہاں ایکناتهه کی زندگی کے چند غیر معمولی اور حیرت انگیز واقعات بیان کرتے هیں - یه اس لئے نہیں که هم ان کی صداقت کا یقین دلانا چاهتے هیں - هے بلکه محض اس لئے که معتقدین کے حسن ظن کا اندازه هو سکے - ایکناتهه میں کمالات هوں یا نه هوں ' عقل ان کو تسلیم کرے یا نه کرے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا که معتقدین ایکناتهه کو ایک صاحب کرامت سادهو سمجھتے تھے - عوام کا یه حسن ظن ایکناتهه کی مقبولیت اور عظمت کی دلیل هے - ذیل کے واقعات کا مطالعه اس نظر سے کیا جاے تو همیں ایکناتهه کی عام مقبولیت اور غیر معمولی شہرت کا اندازه هوتا هے - ایکناتهه سے جو کرامات اور روحانی کمالات منسوب کئے جاتے هیں ان کو ذیل میں اپنے موضوعات کے اعتبار سے تقسیم کیا جاتا هے -

ربانی جلوے

ایکناتھ کا جناردھن سوامی کے ساتھ مل کر دتاتریہ کے دیدار سے سرفراز ہونے ' رانیا دھیڑ کے مکان پر وٹھل کا ایکناتھ کا روپ لینے اور برہم دیو ' وشنو اور مہاایشور کا تین مسلمانوں کے بھیس میں آنے کا ذکر گذشتہ اوراق میں ہوچکا ہے - یہاں مزید چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایکناتھ خدا کے دیدار سے سرفراز ہوا ہے —

کرشن ایک برہمن کے روپ میں

خدا ایکناتھ کے مذہبی انہماک اور عبادت سے خوش ہوا تو اس کا اجر دینے کی فکر کرنے لگا - ایک روز ایک برہمن کا بھیس لیا اور پٹن پہنچا - ایکناتھ کے دروازہ پر پہنچا تو اس کو سلام کیا اور کہا " میں تمہاری طاعت کا حال سن کر تمہاری خدمت کرنے آیا ہوں میرا معاوضہ کھانا ' کپڑے اور ایک کمبل ہے " ایکناتھ اس کو پہچان نہ سکا اور اس کے خاندان اور وطن کا حال پوچھا - اس نے جواب دیا دنیا

کے علائق سے آزاد ہوں اور میرا نام شری کرشن کھنڈیا ہے - ایکنا تھہ نے کہا کہ جتنے دن جی چاہے وہ ٹھیر سکتا ہے لیکن کام کاج کرنے کی ضرورت نہیں - کھنڈیا نے باصرار چند کام اپنے ذمے لے لئے - پانی لانا ' برتن دھونا ' پھولوں کے ہار گوندھنا ' چراغ جلانا ' صندل گھسنا یہ سب کام وہ ہر روز انجام دینے لگا - شہر میں یہ خبر بڑے تعجب سے سنی گئی کہ ایک برھمن ہوکر یہ تمام کام کرتا ہے - ایکنا تھہ کے کرتنوں پر کھنڈیا عاشق تھا - وہ بارہ سال تک اس کی خدمت میں سرگرم رہا - اس کے بعد ایک عجیب واقعہ پیش آیا -

دوارکا میں ایک برھمن بارہ سال کی اس مدت میں مذھبی رسوم ادا کرتا رہا لیکن اس کو کوئی راست ہدایت نہیں ملی - ایک روز رکھمنی مائی نے خواب میں اس کو اطلاع دی کہ تم بڑی عبادت و ریاضت میں مشغول ہو لیکن پرشن پٹن میں ہے وہاں ایک جانثار بھکت ہے - بیکنتھہ کا ناتا اس کی خدمت کرنے گیا ہے تم وہیں جاؤ -

برھمن بیدار ہوا تو پٹن روانہ ہوا - گوداوری کے کنارے

آیا ، اشنان کیا - کرشن بھی پانی لینے آیا تھا اس نے اپنے وفادار پرستار کو پہچان لیا لیکن اپنے کام میں لگ گیا - برہمن ایکناتھ کے گھر گیا اور اس سے تمام ماجرا بیان کیا - ایکناتھ کو بڑی حیرت ہوئی اس نے بدھا سے کہا کہ فوراً ڈھونڈیا برہمن کو بلاؤ وہ آیا سو دیکھتے کیا ہیں کہ کرشن کے روپ میں جلوہ گر ہے - چار بازو، سنکھہ اور منڈل کے ساتھہ ہیں سیاہ فام ہے اور سر پر تاج دھرا ہے، مندرے چمک رہے ہیں اور گلے میں جواہر کا ہار ہے - یہ دیکھہ کر برہمن فوراً تعظیم کے لئے جھک گیا - ایکناتھ بھی رنج و افسوس کا اظہار کرنے لگا کہ اس نے کیوں ایسی خدمت لی - کرشن نے اطمینان دلایا اور کہا "مبارک ہے تمہاری پر خلوص بھکتی" -

اِسی طرح وتھل، کیشو برہمن کے برن میں ایک مرتبہ اور ایکناتھ کے گھر میں رہا اور اس کے کرتن سنتا رہا -

مورت کھاتی ہے -

صوبۂ کرناتک کا ایک متمول سوداگر وتھل کا پر خلوص پرستار تھا - اس کے دل میں آیا کہ وتھل کی ایک مورت کسی قیمتی دھات سے بنائی جاے تاکہ اس کے نظارہ سے دیکھنے والوں کو شانتی حاصل ہو -

وہ ایک مبارک اور مسعود دن کا انتظار کر رہا تھا کہ ابھشیک کی رسم ادا کی جائے، اسی انتظار میں اس نے خواب دیکھا کہ خدا ہدایت کر رہا ہے کہ مورت ایکنا تھہ کے حوالے کردے ورنہ بڑی خرابیوں میں پڑجائے گا - صبح جب اٹھا تو برھمنوں سے خواب بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ دیکھو کہ پھر یہ خواب دکھائی دیتا ہے یا نہیں - تین روز مسلسل اس نے خواب میں یہی دیکھا - وہ سیدھا پٹن پہنچا اور اپنا خواب ایکناتھہ سے بیان کیا اور خوبصورت و نازک مورت اس کے حوالے کردی۔ ایکناتھہ نے سودا گر سے ضروری تیاریاں کرنے کی ہدایت کی - یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی - دوسرے دن کھانے پکانے کے لئے سہاگنیں جمع کی گئیں کھانے تیار ہوے - جب صبح نمودار ہوئی تو مورت کی پوجا شروع ہوئی - ویدک پجاری آے اور رسمیں ادا کرنے لگے - مورت نہلائی گئی اور اس پر منتر جپے گئے، تیل کی مالش ہوئی اور مسح کیا گیا، سنہرے کپڑے پہناے گئے اور جواہرات پھولوں اور تلسی کے پتوں سے اس کو آراستہ کیا گیا عطر چھڑ کا گیا اور آرتیاں واری گئیں مندر کے دروازے پر راگ گایا گیا۔

وشنو پرستوں نے خدا کی حمد میں گیت گائے - لذیذ کھانے مورت کی نذر کئے گئے - ایکناتھ نے اپنے ہاتھ میں مکھن کی ایک گولی لی اور مورت کے منہ میں رکھ کر کہا "اے وٹھل اسے اب نوش جان کر لے کرشنا مکھن چرا کر شوق سے کھایا کرتا تھا - ہماری آنکھیں وہ نظارہ دیکھنے کے لئے بےتاب ہیں کہ تو دوبارہ یہ مکھن کھائے - اگر تو نے یہ کردیا تو تیری شان دوبالا ہوجائےگی" - یہ سن کر مورت مسکرائی اور اپنی زبان سے ایکناتھ کے ہاتھ کا مکھن چاٹ گئی - بھگتوں نے یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا تو "جے جے" کے نعرے بلند کئے اور مورت کا طواف کر کے کھانے بیٹھ گئے ــــ

دریا کی دیوی

ایک دن پیٹھن کے بھگتوں نے ایکناتھ سے بھاگوت کے گیارھویں باب کی تفسیر سنانے کی خواہش کی ایکناتھ نے خوشی سے قبول کیا اور ایک مناسب دن مقرر کرکے سنانا شروع کیا - شہر کے نیک لوگ سننے آئے - ان میں ایک حسین خوش اندام عورت بھی تھی جو قیمتی زیور اور خوبصورت لباس پہن کر آئی تھی - اب سے پہلے اس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا - وہ بڑی توجہ سے مرہٹی تفسیر سن رہی

تھی جب بھکتی کا ذکر آیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے - لوگوں کو اس کی عقیدت دیکھ‌کر بڑی حیرت ہوئی - سامعین میں بعض بد نیت بھی تھے' وہ اس کے حرکات وسکنات پر شبہ کی نظریں ڈالنے لگے - شہر میں بھی اس کے چرچے ہوے- کچھہ دنوں میں تفسیر بھی ختم ہونے کو آئی - شبہ مندوں کو فکر ہوئی کہ شاید تفسیر ختم ہونے پر وہ حسینہ پھر نظر نہ آے- ایک روز جب تفسیرختم ہوئی اور مجمع رخصت ہونے لگا تو وہ آئی اور ایکناتھہ کو سلام کیا اور گوداوری کی طرف روانہ ہوگئی - شبہ مندوں کی ٹولی بھی پیچھے پیچھے ہولی - وہ پانی میں داخل ہوئی چُلو میں پانی لے کر پیا اور آن کی آن میں غایب ہوگئی- دیکھنے والوں کے شبہات کافور ہوگئے- ان کو یقین ہوگیا کہ دریا کی دیوی ایک خوبصورت عورت کا روپ لیکر ایکناتھہ کے کرتن سننے آئی تھی - وہ اپنی بدگمانیوں پر نادم ہوے' ایکناتھہ کے گھر گئے اور یہ ماجرا سنایا —

پانڈو رنگ فرض ادا کرتا ہے -

پھاگن کی چھٹی تاریخ کو جو خوشیاں منائی گئی ہیں ان کے سلسلہ میں سات

سو روپیوں کے قرض کا ذکر آچکا ھے - وہ بنیا جس سے قرض لیا گیا تھا - سختی سے تقاضا کرنے لگا - بدھا نے ادا کرنے کا وعدہ کیا لیکن اس نے بڑی بے رخی اور بے مروتی سے سخت سست کہا اور قسم دے دی کہ " قرض ادا کرنے سے قبل کھانا تمہارے لئے حرام ھے" یہ کہہ وہ تو چلا گیا لیکن ادھر ایکناتھ نے کھانے کو زھر سمجھا ' اس کے ساتھ بدھا اور گرجابائی دونوں نے کھانے کی قسم کھائی - اچھی خاصی رات آگئی ' لیکن یہ بھوکے ھی رہے - وٹھل کی رحمت اپنے سچے بھگت کی حالت پر جوش زن ھوئی اس نے بدھا کا روپ لیا اور اسی وقت رقم لیکر بنیے کے گھر پہنچا - بنیے کو پکار کر رقم حاصل کرنے اور حساب بے باق کرنے کے لئے کہا - اس نے رات کا عذر پیش کیا اور صبح آنے کے لئے کہا - اس نے بنیے سے کہا کہ جب تو صبح تک توقف کر سکتا تھا تو کیوں ایکناتھ کو قسم دی اور اس کو تکلیف دے رکھی ھے - بنیے کو اپنی سخت کلامی اور برے برتاؤ پر پشیمانی ھوئی - اس نے فوراً حسابات دیکھے اور رقم وصول کرلی - رقم کو ٹھیک حساب کے مطابق دیکھ کر اس کو حیرت ھوئی - وٹھل نے رقم ادا کر کے اقرار نامہ بنیے سے واپس

لیا اور اس کو چاک کر دیا اور دریدہ پرزے کتاب دنا نیشوری مین اس مقام پر جہاں تک ایکناتھہ نے اس روز بڑھا تھا رکھہ دئے- صبح ہوتے ہی بنیا آیا اور معافی مانگنے لگا - یدھا نے کہا ابھی تو قرض ادا ہی نہیں ہوا یہ تم کیا کہہ رہے ہو- ایکناتھہ نے پوچھا قرض کس نے ادا کیا - بنیے نے یدھا کا نام لیا ایکناتھہ نے پھر یدھا سے پوچھا- اس نے اپنی قطعی لاعلمی کا اظہار کیا - ایکناتھہ کو تعجب تو ہوا لیکن اس نے زیادہ توجہ نہیں کی اور دنا نیشوری کے مطالعہ کی تیاری شروع کر دی - کتاب کھولی تو اس میں اقرار نامے کے دریدہ پرزے نکلے - وہ سمجھہ گیا کہ وتھل نے ترس کھا کر قرض کی بلا اور فاقے کی مصیبت سے نجات دلائی ہے - اس نے بنیے سے کہا تم خوش نصیب ہو کہ وتھل کے دیدار سے سر فراز ہوے ہو —

— * —

پرگھٹ (خلع بدن)

جس زمانے میں ایکناتھہ ، جناردھن سوامی کی خدمت میں سرگرم تھا ایک دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ غنیم دولت آباد پر چڑھ آیا - جناردھن سرکاری ملازم تھے - مقابلے کے لیے ان

کا جانا ناگزیر تھا - سرکاری طلبی کے وقت وہ عین گیان دھیان میں مشغول تھے - ایکناتھ نے ایسے موقع پر ان کو چھیڑنا مناسب نہ جانا اور اپنی روحانی قوتوں سے کام لے کر ان کا بھیس (قالب) اختیار کرلیا فوجی لباس پہنا ' ہاتھ میں تلوار لی اور پالکی میں سوار ہوکر دربار شاہی میں حاضر ہوا - بادشاہ غنیم کے اچانک حملہ آور ہونے سے پریشان تھا اس نے اس سے پوچھا کہ کیا تدبیر کام میں لانی چاہیئے اس نے جواب دیا " حضور کے اقبال سے میں آن کی آن میں غنیم کو مغلوب کر دیتا ہوں " - فوجی گانا شروع ہوا اور طبل و نقارہ کی آوازیں بلند ہوئیں دشمن کے مقابلے کو شاہی فوج روانہ ہوی ' یہ بہت ہی مختصر فوج تھی لیکن بڑی دلیری سے لڑی - تیر چلے ' ہتیار آپس میں ٹکرائے بڑی خونریزی ہوی - چار گھنٹے تک بڑے گھمسان کا رن پڑا - آسمان غبار آلود ہوگیا - آخر کار غنیم کی فوج نے راہ فرار اختیار کی - ہزیمت زدہ فوج نے اپنے سپہ سالار کے ذریعہ صلح چاہی - یہ سپہ سالار دربار شاہی میں حاضر کیا گیا - اس نے امان مانگی - بادشاہ نے چند شرایط پر اس کی درخواست

منظور کی - یہ سب کچھہ ہوچکا تھا لیکن جنا ردھن سوامی ابھی اپنے گیان دھیان میں لگے ہوے تھے - اس سے فارغ ہوکر انھوں نے کھانا کھایا کچھہ دیر آرام کیا اور معمول کے مطابق دربار شاھی کا قصد کیا - دربار میں حاضر ہوے تو بادشاہ نے خوش ہوکر ان کی تعریف کی اور اس روز کی شاندار فتح یابی پر اظہار خوشنودی کیا - یہ سنکر جنا ردھن سوامی حیرت زدہ ہوگئے لیکن فوراً سمجھہ گئے کہ یہ کار نمایاں ایکناتھہ نے روپ بدل کر انجام دیا ھے —

امراض کا علاج

جذامی اچھا ہوگیا

ایک فاضل برھمن کو جذام کا مرض لاحق ہوگیا تھا - وہ دل سے تائب اور پشیمان تھا - مذھبی رسوم ادا کرتا تھا لیکن روز بروز اس کے مرض میں اضافہ ہوتا جاتا تھا - اس کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ اس کا مرض در اصل کسی گناہ عظیم کی سزا ھے - کوئی علاج اس پر کارگر نہ ہوسکا - ایک روز اس نے خواب دیکھا کہ ایکناتھہ سے رجوع کرنے کی کوئی ھدایت کر رھا ھے - اس

هدایت کے مطابق وہ پٹن میں ایکناتھہ کے گھر پہنچا - وہ گوداوری میں اشنان کرنے گیا تھا - برھمن نے بیتابی سے ندی کا راستہ لیا - ایکناتھہ سے درخواست کی کہ وہ اپنے اعمال حسنہ کا ثواب بخش دے - ایکناتھہ نے جواب دیا کہ پیدائش سے لے کر اس وقت تک کے تمام نیک اعمال کا ثواب بخش دیا - یہ کہہ کر اپنے چُلو میں پانی لیا اور مریض کے ھاتھہ میں اُنڈیل دیا - یہ کرنا ھی تھا کہ برھمن کا جانگسل مرض کافور ھوگیا اور اس کا جسم خوبصورت اور تازہ و توانا ھوگیا - لوگوں کے بڑے مجمع نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں دیکھا —

کرشناداس موت سے بچ گیا

پٹن میں کرشناداس نام کا ایک برھمن تھا وہ بھوانی کا خاص پرستار تھا - اس کی سخت ریاضتوں پر نظر کر کے دیوی نے اسے ایک روز اپنے دیدار سے سرفراز کیا - کرشناداس نے شاعرانہ قوت مانگی اور راماین کے یدھا کانڈ کا مرھٹی میں ترجمہ کرنا شروع کردیا - برھمن اس کی شاعرانہ صناعی اور خوبصورت تشبیہات کو سن کر بہت خوش ھوتے تھے وہ ایکناتھہ پر حرف گیری کرنے لگے کہ وہ بزرگ تو ھے لیکن اس کا اسلوب

بیان سلیس و شستہ نہیں - اس موازنہ سے ایکنا تھہ کے
دل میں فلی رقابت کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا بلکہ
وہ بہت خوش ہوا - کرشنا داس اپنے کام میں لگا ہوا تھا کہ
یکایک بھوانی دیوی آی اور اسے آگاہ کردیا کہ اسے اگلے
دن موت سے ہم کنار ہونا ھے - یہ خبر نہایت المناک تھی
راماین کے یدھاکانڈ کا ترجمہ ادھورا رہ جاتا تھا -
کرشنا داس اٹھا اور اپنا نا تمام ترجمہ ایکناتھہ کی خدمت
میں لے گیا ' قدم بوس ہوکر اصل واقعہ سنایا اور اپنی
حسرت کا اظہار کیا کہ ترجمہ نا تمام رہ جاتا ھے - ایکناتھہ
نے پوچھا کہ بقیہ ترجمہ کے لئے کے روز درکار ہونگے - اس
نے گیارہ یوم کی مدت کا تعین کیا - ایکناتھہ نے اسے یقین دلایا
کہ ترجمہ ختم ہونے تک تم زندہ رہوگے - وہ خوش خوش اپنے
گھر لوٹا دوسرے دن علی الصبح اٹھا غسل کیا اور عبادت سے
فارغ ہوا - دیوی کی بتای ہوی موت کی گھڑی قریب پہنچی تو
اس کا دل بیٹھنے لگا - یکایک ایکناتھہ پہنچا اور موت کو
حکم دیا کہ گیارہ روز تک کرشنا داس کو زندہ رہنے دے -
کرشنا داس نے جوش و انہماک سے دس روز میں ترجمہ

ختم کردیا - اس خوشی میں برھمنوں کو نذرانے دئے - سرسوتی (علم کی دیوی) کی پوجا اور معمول کے مطابق عبادت کی - ایکناتھ بھی ملنے آیا جس کی موجودگی میں کرشنا داس کی روح پرواز کر گئی —

جانوروں پر قدرت

ناگ جسم پر لپٹ جاتا ہے

ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ جناردھن سوامی کے ایما سے ایکناتھ عرصہ تک کوہ سلابھا پر تپشیا میں مشغول تھا ' انہی ایام میں ایک نیک دل اور مسافر نواز کسان اور اس کی بیوی اپنی کٹتی ہوئی فصل کی نگرانی کر رہے تھے ' وہ ایکناتھ سے ملتجی ہوے کہ گرم دودھ جس کو وہ ہر روز حاضر کیا کریں گے ' قبول کرے اس نے شکریہ ادا کرتے ہوے درخواست قبول کی - اس پہاڑ پر جپ تپ اور ریاضت شاقہ کے سبب ایکناتھ پر بیخودی چھا گئی تھی اور اس کے جسم کے حواس تقریباً مفقود ہوگئے تھے ' چنانچہ ایک روز کاذکر ہے کہ " جب وہ سری کرشن کے دھیان میں ڈوبا بیٹھا تھا تو ایک ناگ جسم پر

بل کھا کر لپٹ گیا ' اس کی دم کا سرا ایکناتھہ کی ناف پر تھا اور پھن اس کے سر پر - کسان کی نگاہ یکا یک اس ہولناک منظر پر پڑی ' اس کے حواس گم ہوگئے وہ بدقت چیخ چلا سکا - اس شور پکار سے ایکناتھہ کا دھیان ہٹتا گیا اور اس کا جسم آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگا - ناگ بھی اپنے پیچ وخم کھولتا ہوا سرک گیا - یہ جاگا ' کسان سے پوچھا - اس نے واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا " اے سوامی چونکہ تم کو خدا کی ذات میں پورا بھروسہ ہے اس لئے تم بچ گئے " یہ توجیہہ سن کر ایکناتھہ نے اس کو ذیل کے ابھنگ میں جواب دیا :

" موت میرے خاتمہ کے لئے آئی تھی لیکن اس کا قہر ' مہر سے بدل گیا - میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے کہ دل سے دل آکر ملا ہے - میرے جسم کے حواس فنا ہوگئے ' اسی لئے موت کا اقتدار باقی نہ رہا - ایکا جناردھن ' اس زمزمہ پر کہ ' موت اور حیات میں کوئی امتیاز نہیں ' اپنے پاؤں سے رقص کرتا ہے " -

ایکناتھہ نے یہ نظم وجد آور لے میں پڑھی اور آنکھیں بند کرلیں ' اسی وقت پانڈورنگ کی تصویر اس کے دل میں

اتر آئی ، اور اس کا دل محبت سے لبریز ہو گیا - عین اسی عالم میں وہ خدا کے دیدار سے سرفراز ہوا -

پتھر کے بیل میں جان آتی ہے

سری پد نامی ایک سنیاسی تھا - وہ کائنات کی ہر چیز میں خدا کا جلوہ دیکھتا تھا اس کے نزدیک امیر غریب کا کوئی فرق نہ تھا وہ ہمیشہ ایکناتھ کے کرتن بڑے شوق سے سنتا تھا - ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ ندی کے کنارے جارہا تھا کہ اس کو ایک گدھے کی لاش بہتی ہوئی نظر آئی - اس نے دیکھتے ہی اس کو سلام کیا - برہمن اس واقعہ کو دیکھ کر ہنسنے لگے جب وہ لاش زیادہ قریب سے گزر رہی تھی تو اس نے دیکھا کہ گدھے کی مردہ لاش ہے دل میں آزردہ ہوا - برہمنوں نے کہا " جب تم نے اس کو سلام کیا تو اس کو زندہ کرو تاکہ ثابت ہو کہ تم ہر چیز میں خدا کا جلوہ دیکھتے ہو " سری پد نے وتھل سے التجا کی - گدھا فوراً کان پھڑ پھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا - برہمنوں نے خوشی میں نعرے لگائے کہ اتنا بڑا صاحب کرامت سادھو دنیا میں کہیں نہیں -

انہی ایام میں یہ ہوا تھا کہ ایکناتھ نے ایک سادھو

کی درخواست پر اس کو زندہ دفن کر دیا تھا - وہ برهمن سمادهہ لینا چاهتا تھا ایکناتهہ نے ایک گڑھا کھودا اور اس میں اس کو زندہ دفن کر دیا - برهمنوں نے اس کو قتل کا الزام دیا - وہ کہنے لگے تجھے سزا دلائیں گے - تو قتل تو کرسکتا ھے لیکن کسی کو زندگی نہیں بخش سکتا - اس واقعہ سے هم در گزر کرتے هیں اگر تو پتھر میں جان پیدا کر دے - ایکناتهہ نے کہا کہ وہ برهمنوں کی دعا سے پتھر کو بھی زندگی بخش سکتا ھے - سامنے پتھر کا ایک بیل تھا ایکناتهہ نے تھوڑی سی گھاس لی اور اس کے آگے ڈال دی اور کہا " اگر برهمن کو زندہ دفن کرنے میں میرا کوئی قصور نہیں تو یہ گھاس کھا " - یہ کہنا هی تھا کہ بیل نے گھاس کھانی شروع کر دی - برهمنوں کو بڑا تعجب هوا انہوں نے قتل کے الزام سے اس کو بری کر دیا - چند لوگوں نے جو وهاں موجود نہیں تھے اس بات کو خلاف عقل سمجھا اور خود اپنی آنکھوں اس کے دیکھنے کے طالب هوے - ایکناتهہ نے اس بیل کو پھر پتھر بنا دیا اور دوبارہ زندہ کیا -

---

متفرق

بارس کا پتھر

پٹن میں ایک عبادت گزار برھمن تھا۔ خوش قسمتی سے اس کے ھاتھہ کہیں سے بارس کا پتھر لگ گیا۔ وہ نہایت خوش اور اطمینان کی زندگی بسر کرتا تھا۔ ایک عرصہ کے بعد اس کی بیوی مرگئی۔ اپنا غم غلط کرنے کے لئے اس نے سفر کی تیاری کی بارس کے ٹکڑے کو ایکناتھہ کے حوالے بطور امانت کیا اور چلا گیا۔ ایکناتھہ نے وہ پتھر کہیں رکھہ دیا اور بھول گیا۔ ایک عرصہ کے بعد وہ برھمن واپس آیا اور ایکناتھہ سے ملا۔ ایکناتھہ کو اس امانت کا بالکل خیال نہ رھا۔ برھمن پہلے روز تو وابس چلا گیا۔ رات بے چینی میں کاٹتی۔ رھا نہ گیا تو دوسرے دن علی الصبح پہنچا اور اپنی امانت طلب کی۔ ایکناتھہ کو خیال آیا کہ اس نے اپنی گدّی کے نیچے اس کو رکھا تھا ڈھونڈھا تو نہ پایا۔ اس نے کہا ھر پندرھویں روز اس کی صفائی ھوتی ھے اور کوڑا ندی

میں پھینک دیا جاتا ھے غالباً پارس کا پتھر بھی ندي میں پھینک دیا گیا - ایکناتھ نے برھمن کو اپنے ساتھ لیا اور گوداوری کے کنارے آیا - پانی کي تہہ سے بہت سے کنکر نکالے اور برھمن سے کہا کہ اپنا پتھر چن لے - برھمن نے دیکھا کہ تمام کنکر پارس کے ھیں - ان پر لوھے کو کس کر دیکھا تو سونا بن گیا - ایک سے زیادہ کا خواھش مند ھوا - ایکناتھ نے جواب دیا کوئی ایک پسند کر لو اس نے ایک چن لیا بقیہ کو ایکناتھ نے نہایت بے پروائی سے ندی میں پھینک دیا —

چور اندھے ھوجاتے ھیں

ایکناتھ ھر رات کرتن کیا کرتا تھا - لوگ گروہ در گروہ اس کے مکان میں جمع ھوا کرتے تھے - ایک روز چار چور بھی آے - کرتن جاری تھا کہ یہ ایک دیوار کی آڑ میں چھپ گئے - مجمع رخصت ھوا گھر کے لوگ بھی سو گئے لیکن ایکناتھ اپنے کمرے میں عبادت میں مشغول تھا - چور دوسرے کمروں میں گھس گئے - ان کا اندر داخل ھونا ھی تھا کہ آنکھوں کی بینائی غائب ھوگئی - چراغ روشن تھے لیکن ان کو بالکل دکھائی

نہ دیتا تھا وہ کبھی دیواروں سے کبھی آپس میں ٹکراتے تھے - ٹکریں کھاتے کھاتے وہ ایکناتھہ کے کمرے میں داخل ہوگئے - یہاں ان کی آنکھیں روشن ہوگئیں - ایکناتھہ نے آدھی رات کو ان مہمانوں کی آمد دیکھی تو بہت متعجب ہوا اس نے ان کے آنے کی تقریب پوچھی - انھوں نے تمام ماجرا بے کم و کاست کہہ سنایا - ایکناتھہ نے ان کا ھاتھہ پکڑا اور اپنے اسباب کے کمرے میں لے گیا اور کہا جو جی چاھے لے سکتے ہو - چوروں نے معافی مانگی اور کہا ہم شرمندہ اور پشیمان ہیں ہمیں صرف کھانا کھلا دو اس چوری کی کوشش میں ہم بہت دیر سے بھوکے ہیں - ایکناتھہ نے آدھی رات کو چولھا جلایا اور کھانا تیار کر کے ان کو پیٹ بھر کھلایا اور بڑی عزت سے رخصت کیا - اس روز سے وہ چور بڑے زبردست وشنو پرست ہو گئے —

شاعری

ایکناتھ کا رتبہ مرھٹی کے شاعروں میں بہت ممتاز اور بلند ھے وہ ان شاعروں میں نہیں ھے جو تفریح طبع کی خاطر شاعری کے کوچہ میں گامزن ہوتے ھیں' اس کے نزدیک شاعری خدا کا ایک گراں بہا عطیہ ھے جو شاعر کے حصہ میں محض اس لئے آتی ھے کہ وہ اس کے وسیلہ عوام اور جہلا کی روحانی بستیوں اور اخلاقی کمزوریوں کو دور کرے- شاعری کا یہی اعلیٰ و ارفع نصب العین ایکناتھ کے پیش نظر رہا ھے اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہ ہوگا کہ اس نے اپنی زندگی بھر ایک لمحہ کے لئے بھی اس نصب العین سے انحراف نہیں کیا —

ایکناتھ کے زمانہ میں مرھٹی ایک معمولی بولی کی حیثیت رکھتی تھی' اس میں نہ تو علمی اور فلسفیانہ تصانیف کا ذخیرہ موجود تھا اور نہ وہ فلسفہ کے مضامین کی حامل ہوسکتی تھی - وہ محض عوام کی زبان تھی'

جس میں کچھ لکھنا لائق پنڈت اور فاضل ویدانتی اپنی شان کے منافی سمجھتے تھے، لیکن ایکناتھ نے اپنی وسیع النظری اور دور بینی سے معلوم کر لیا تھا کہ اگر اس کو عوام کی اصلاح مقصود ہے تو مرہٹی زبان سے کام لینا ناگزیر ہوگا سنسکرت سے عوام قطعاً نابلد تھے اس کا دائرۂ عمل صرف چند فاضل برہمنوں تک محدود تھا جو مذہب کے جزو کل مسایل سے واقف تھے اور روحانی اطمینان اور دلی تسکین حاصل کر سکتے تھے" اور جن کو عوام کی روحانی پستی اور دماغی غلامی کی کوئی پروا نہ تھی" ایکناتھ نے اس خود غرضی کو گوارا نہیں کیا۔ اور مخالف و نا موافق حالات میں ایک بلند حوصلہ جواں ہمت مصلح کی طرح اٹھ کھڑا ہوا' اس ارادہ میں اس کو شدید مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا' اس کو سخت ترین ایذائیں پہنچائی گئیں' فاضل پنڈتوں اور مقدس ویدانیتوں نے اس کو بارہ پتھر باہر کر دیا' اس کی ایسی تصانیف جو برسوں کی کد و کاوش اور دماغی جد و جہد کا ثمرہ تھیں کمال بیدردی سے دریا

میں پھینک دي گئیں، لیکن کبھی اس کی پیشانی پر شکن نہ آئی۔ اس نے کبھی دوں ہمتی کا ثبوت نہیں دیا اور برابر اپنی دھن میں لگا رہا اور سنسکرت کے جواہر پاروں کو مرھٹی میں منتقل کرنا شروع کیا - اس کا بیٹا هری پنڈت جو سنسکرت کا جید عالم تھا، اور پنڈتوں کی طرح اس کے طرز عمل سے سخت ناراض تھا، اور روٹھ کر بنارس چلا گیا تھا وہ اپنے باپ سے کہتا تھا "سنسکرت دیوتاؤں کي زبان هے" تو ایکناتھ اس کو یوں جواب دیتا "اگر سنسکرت دیوتاؤں کی زبان هے تو مرھٹی چوروں اور ڈاکوؤں کی نہیں هے" ان باتوں سے ظاهر هوتا هے ایکناتھ کے نزدیک انسان اور مذهب کی اهمیت زبان سے کہیں زیادہ تھی، وہ زبان کو صرف اظہار خیال کا آله سمجھتا تھا- وہ زبان جس سے عوام قطعاً نابلد هوں اور جس سے ان کی اصلاح نه هوسکتی هو اس کے نزدیک وقعت کی هرگز مستحق نہیں - وہ سمجھتا تھا که مذهب کی جگھه انسان کے دل میں هے کتاب میں نہیں وہ مذهب زندہ هے جس نے دلوں میں جگھه پالی هے وہ زبان جو رروحانی رموز

ے مملو ہو اور انسانی دل میں ایک نکتہ بھی نہ پہنچا سکے تو اس لایق ھے کہ دنیا سے میت دی جاے -

ہم اوپر بیان کر آے ھیں کہ ایکنا تھہ نے عوام کی خدمت کے لئے کیا کیا جتن کئے ہم یہاں اس خدمت کا ذکر کرینگے جس کو اس نے قلم کے وسیلہ انجام دیا - اس سلسہ میں بخوبی اندازہ ہوسکیگا کہ ایکنانھہ کے مرہٹی زبان پر کیا احسانات ھیں -

ایکنانھہ کی تصانیف

مہا راشتر سر سوت (تاریخ ادب مرہٹی) میں ایسی کتابوں کی ایک طویل فہرست درج ھے جو ایکنا تھہ سے منسوب کی جاتی ھیں لیکن ان میں سے بعض ایسی ھیں جن کو اس کی مستقل تصانیف کے زمرے میں داخل کرنا غلطی ھے ' کیونکہ وہ دراصل اس کی ضخیم تصانیف کے حصے یا ابواب ھیں ' جن کو علحدہ ناموں سے موسوم کر لیا گیا ھے - ایکنا تھہ کی حسب ذیل دس تصانیف ایسی ہیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ھے کہ وہ اس کی نراوش قلم کا نتیجہ ہیں —

(۱) چتوشلو کی بھاگوت- (۲) ابھنگ- (۳) ھستا ملک- (۴) سوکاش تک - (۵) سوا تم سکھہ - (۶) آنند لہری -

(۷) انوبھو انند (یا) انند انو بھا و - (۸) رکھمنی سویمورا -
(۹) بھاگوت -(۱۰) بھا ورت را ماین —

ذیل میں ہم ہر کتاب کے متعلق چند سطریں سپرد قلم کرتے ھیں تاکہ ان کے حالات اور اھمیت کا کچھہ اندازہ ھوسکے -

چتوشلو کی بھاگوت

بھاگوت پوران کے دوسرے کانڈ کے نویں باب پر شرح ہے سنسکرت میں ۴۴ بند ھیں لیکن شرح میں ۴۵ ملتے ھیں اس شرح کے خاتمہ پر ایکنا تھہ لکھتا ھے " غور سے سنو ! میں تمھیں بتاؤں گا کہ کس طرح چتوشلو کی میری ملکیت میں آئی اور میں نے کیوں یہ شرح لکھی - گوداوری پر اس کے شمالی کنارے سولہ کوس دور کوہ چندرا گیری پر سری جنار دھن معمول کے مطابق زیارت کے لیے گئے کوہ چندرا گیری کی چوٹی بہت بلند ھے اس کے دامن میں چندراونی ایک شہر ہے ایک ممتاز برھمن چندرا نامی وھاں رھتا تھا اس کے گھر ٹھیرنے کا ھم کو اتفاق ھوا وہ چتوشلو کی بھاگوت کی تشریح اور اس کی تعریف ھمیشہ بڑے شد و مد کے ساتھہ کرتا تھا جنار دھن چندرا بھٹ کی تشریح سے بہت خوش ھوے جوش مسرت میں نعرے لگائے

اور منجھہ سے اس فلسفیانہ تعلیمات کی کتاب کو لوگوں کی مشرک زبان مرھٹی میں منتقل کرنے کے لیے کہا - میں سنسکرت نہیں جانتا تھا اس کے الفاظ اور مضامین سے واقف نہیں تھا لیکن ان کے سخت احکام کی برتری سے ان کی خواھش پوری کرنے کے لیے اُکسایا گیا "- اپنے مرشد کے احکام کی بجا آوری میں جو کرشمے اور عجیب ترین چیزیں ظاھر ھوئیں اور شرح لکھنے میں اپنے انتہائی انہماک کی چند مثالیں دینے کے بعد ایکناتھہ لکھتا ھے :-

" علم و آگہی سے بھری ھوی چتوشلو کی بھاگوت میرے مرشد کے احکام کی عظمت ' قدرت اور قوت کے ذریعہ پراکرت میں منتقل ھوی " —

چتوشلوکی بھاگوت کا لب لباب

چونکہ ایکناتھہ کا کام شرح لکھنا تھا اس لیے وہ مضمون اور متن سے نہ ھٹ سکا ' یہ ایک فلسفیانہ تصنیف ھے اور ھر لحاظ سے خالصتاً ویدانتی ھے -اپنی تشریحات میں وہ کسی قدر آزادی سے کام لیتا ھے اور اس لیے مضمون سے دور معلوم ھوتا ھے ۔ چند امور ھیں جن کی اھمیت جتانے کے لیے وہ ان پر مسلسل

زور دیتا رھتا ھے —

(۱) مرشد کی ضرورت ' جس کے بغیر حقیقی معرفت کے رموز و اسرار معلوم نہیں ھوسکتے - سچے مرشد اور سچے مرید کے خواص پر زور دیا گیا ھے —

(۲) گرو سیوا (مرشد کی دیانت دارانہ اطاعت) کی اھمیت جتائی گئی ھے ' مرشد کامل در حقیقت خدا ھے جو جسم انسانی میں جلوہ گر ھے - اس کی تعظیم و تکریم اور اطاعت و خدمت بجا لانی چاھئے —

(۳) علم و آگہی · مذھبی احکام کی بجا آوری اور خدا کی طاعت سے جو فائدے نصیب ھوسکتے ھیں ان کی بنیاد اور استحکام کے لیے زندگی کا اخلاقی پہلو دیانت داری سے سنوارنا چاھئے - زندگی اور دل کی پاکیزگی اور خلوص کے بغیر تپ اور بھکتی جیسی چیزیں پوری نہیں ھوسکتیں —

(۴) راہ معرفت اور طریق عبادت کو ایکنا تھہ نجات کا راستہ مانتا ھے لیکن یہ راستے عوام کے لیے دشوار گزار ھیں ان راستوں سے منزل مقصود پر پہنچنے ھی قعر

غرور میں گرنے کا اندیشہ لگا رہتا ہے - بھکتی کا راستہ اس قسم کے خدشہ سے پاک ہے خلوص کی ضرورت ہے اس کے بعد ا خدا کمزوروں اور گنہ گاروں کی مدد کرتا ہے اور بچا لیتا ہے اس میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ خدا خود ویدانتی فلسفہ کے اصول نجات کے تینوں طریقوں دنیان مارگ (معرفت) کرم مارگ (طریقت) بھکتی مارگ (شریعت) کی تشریح کر رہا ہے اور خلوص اور پاکیزگی کو ناگزیر بتا رہا ہے —

ابھنگ ابھنگ ایک قسم کی نظم ہے جو عموماً پرمیشور کی تعریف میں کہی جاتی ہے - اس میں عام طور پر چار سے لیکر تیس تک مصرعے ہوتے ہیں ہر دو مصرعے ہم وزن ہوتے ہیں ہر مصرع دو، تین یا چار ارکان بر مشتمل ہوتا ہے مرہٹی میں یہ صنف بہت مقبول رہ چکی ہے، اس میں جلیل القدر شعراء نے طبع آزمائی کی ہے ایکناتھ نے بھی اس کا کافی ذخیرہ چھوڑا ہے اس کے ابھنگوں کے دو مجموعے نہایت آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں ایک سنہ ۱۹۰۳ کا تکارام تاتیا ایڈیشن ہے یہ ۲۷۵۴ ابھنگوں پر

مشتمل ھے ان میں ۴۷ بھانوداس کے بھی شامل ھیں ایک جدید ایڈیشن ترمبک ھری اوتے نے سنہ ۱۹۲۴ ء میں نکالا ھے یہ ۴۰۰۱ ابھنگوں پر مشتمل ھے —

دونوں مجموعوں میں غیر معمولی تفاوت ھے ھم ان قدیم مخطوطات سے ناواقف ھیں جن پر ان کی بنیاد ھے متن کے باب میں بھی چند تنقیدی سوالات پیدا ھوسکتے ھیں بعض ابھنگوں کے مصنف کے متعلق بھی شبہ ھے - یہ ایسا مسئلہ ھے جس پر یہاں بحث کرنے کی گنجایش نہیں اوتے ایڈیشن ھمارے پیش نظر ھے تمام حوالے اسی سے متعلق ھوں گے —

ابھنگوں کا خلاصہ

ابھنگوں کے مضامین میں بہت تنوع ھے ان میں سے اکثر پر گہرا مذھبی رنگ چڑھا ھوا ھے بقیہ بالخصوص پوجا یاترا میلوں وغیرہ کے موقعوں کے لئے موزوں ھیں یہاں ان کا تفصیلی تجزیہ بے سود ھے بہ حیثیت مجموعی وہ فلسفیانہ مضامین کے حامل نہیں ھیں، البتہ وہ "خدا اور انسان کے تعلق" پر روشنی ڈالتے ھیں، خدا ھر نام اور ھر جلوہ میں انسان سے

بہت قریب ھے اس کو بار بار "ماں اور باپ" کے الفاظ سے مخاطب کیا گیا ھے " اس کا رحم تمام مخلوقات کے لئے ھے" "ذات پات کا اس کے پاس کوئی لحاظ نہیں اس کے لئے امیر غریب سب برابر ھیں" "انسان کو اس رشتہ میں مکر سے پاک رھنا چاھئے جو خدا کے ساتھہ ھے" "اس کو خدا سے حقیقی محبت رکھنی چاھئے بغیر محبت کے خدا نہیں مل سکتا مقدس مقاموں کی زیارت کو کیوں جاتے ھو پہلے دل میں خلوص کو جگہہ ملنی چاھئے۔ کیا زیارتوں سے دل خلوص سے متصف ھوسکتا ھے ؟ اس سے بہتر تو یہ ھے کہ کسی ویران یا سنسان جگہہ چلے جائیں۔ اگر دل پر خلوص اور صاف ھے تو خدا خود گھر میں ھے۔ اگر تم کو اس کی ذات میں بھروسہ ھے تو اس کو وھاں دیکھہ سکتے ھو جہاں تم بیٹھے ھو" ۔ ان ابھنگوں میں ایکتاتھہ کی تان جگہہ جگہہ مرشد کامل کی ضرورت پر ٹوٹتی ھے ۔ ایکناتھہ کے لئے مرشد خدا کا ظہور ھے ۔ مرشد برتر و اعلیٰ برھما ھے "نجات مرشد کی مہربانی سے حاصل ھوسکتی ھے اس کے ذریعہ تمام

گناہ دھل سکتے ہیں اس زندگی میں حقیقی مسرت کا سرچشمہ مرشد کی مہربانی ہے - اے میری روح تو اس کی ذات میں کامل یقین کرلے" -

ان ابھنگوں میں جگھہ جگھہ مہاراشٹر کے دوسرے سادھوؤں اور بزرگوں (دنانیشور سے جنارددھن تک) کے حوالے ملتے ہیں - ۵۹ نام ہیں بعض مہاراشٹر کے باہر کے ہیں مثلاً کبیر، روھی داس وغیرہ- بعض کے ساتھہ تاریخی نوٹ بھی درج ہیں جیسے دنانیشور اور نام دیو کے ساتھہ- ایکناتھہ کے یہ ابھنگ فکر طلب مطالعہ کے مستحق ہیں اور اگر یہ تحقق ہوجاے کہ یہ سب ایکناتھہ ہی کی جنبش قلم کا نتیجہ ہیں تو اس سے اس کی زندگی اور سیرت پر روشنی پڑتی ہے -

ھستا ملک	یہ ایک خالص فلسفیانہ تصنیف ہے - یہ اصل میں سنسکرت زبان میں بھی * اس

---

* اس کے متعلق پروفیسری بی کو ویل ایم- اے (کیمبرج) نے انڈین انٹی‌کیوری جلد نہم صفحہ ۲۵ پر ایک دلچسپ مضمون لکھا ہے -

پر ایکناتھہ نے شرح لکھی ھے اس کتاب کی بنیاد ایک قصہ پر ھے جس کو یوں بیان کیا جا سکتا ھے کہ کسی برھمن کے گھر ایک لڑکے نے جنم لیا، ایک معمولی بچہ کے خواص اس سے ظاھر نہیں ھوے مثلاً جب وہ پیدا ھوا تو بالکل نہیں رویا، اس قدر خاموش اور ساکت تھا کہ پڑوسیوں نے اسے مردہ سمجھا۔ دنگوروں سے گر پڑنے اور کیڑے مکوڑوں سے ستائے جانے پر وہ بے حس رھتا تھا، ماں کا دودہ پینا ترک کر دیا تھا، آتھہ سال کی عمر تک وہ بالکل گونگا تھا ماں باپ نے گیا تری منتر جپوانے کی طرح طرح سے کوششیں کیں سب ناکام ثابت ھوئیں، اسی کوشش میں اس کو طعام سے محروم کر دیا گیا مگر سب بے سود تھا اس لڑکے نے کھانے پینے کی بھی خواھش نہیں کی۔

ایک روز کا اتفاق ھے کہ شنکراچاریہ اپنے پیغام کی دعوت دینے اس گھر پہنچے۔ اچاریہ نے لڑکے کو دیکھتے ھی پہچان لیا، اور چند سوالات کئے "تم کون ھو؟ کس سے تعلق رکھتے ھو؟ کہاں سے آے ھو؟ تمھارا کیا

نام ھے؟ تمھاری ذات کیا ھے؟ کب آے ھو اور کہاں جا رھے ھو؟ میرے دوستانہ سوالات کا جواب ایک دوست کی طرح دو"- لڑکے نے جواب دیا "میں آدمی ھوں نہ خدا نہ کوئی اور جاندار، میں نہ برھمن ھوں نہ چھتری نہ ویش نہ شدر، میں خالص پرماتما ھوں ۔ اچاریہ کے مزید سوالات پر لڑکے نے کم و بیش اسی قسم کے جوابات دئے: "میں خالص آتما ھوں اور یہ کائنات میں جو تفریقیں نظر آتی ھیں وہ دراصل وہ صورتیں اور شکلیں ھیں جن میں مختلف ناموں کے ساتھ آتما کا ظہور ھوتا ھے۔ اس کی ٹھیک مثال اس تالاب کی سی ھے جس کی سطح ھوا کے تیز و تند جھونکوں سے متلاطم ھو اور اس میں سورج کے مختلف عکس نظر آئیں"۔

یہ خالص فلسفیانہ تصنیف ھے اس کا مقصد آتما کی وحدت کے فلسفہ کو اور اس کے اساسی تصور و تعقل کو وضاحت سے بیان کرنا ھے۔ تمام کائنات کا سرچشمہ ایک ھے اور یہ جو ظاھرا فرق نظر آتا ھے یہ درحقیقت کوئی فرق نہیں بلکہ ایک ھی شئے ھے جو ان

تمام صورتوں میں جلوہ گر ہے - ان رموز کے سمجھنے کے لیے مرشد کی ضرورت بتائی گئی ہے لیکن اس پر شد ومد سے اصرار نہیں کیا گیا ہے - چونکہ یہ فلسفیانہ تصنیف ہے اس لیے بھکتی پر زور نہیں دیا گیا مثلاً نجات کے تینوں ذرائع کی بحث نہیں چھیڑی گئی - اس قدر ضخیم کتاب میں بھکتی کا بھی لفظ نظر سے نہیں گزرا - شرح میں جابجا بھگوت گیتا اور اپنشدوں کے حوالوں اور اقتباسات سے روشن ہوتا ہے کہ ایکناتھ ان مقدس کتابوں کا بڑا سرگرم طالبعلم رہ چکا ہے -

سوکاش تک | یہ سنسکرت کے آٹھ شلوکوں کی شرح ہے اس میں آتما کو کائنات کا سر چشمہ بتایا گیا ہے اس رمز کو سمجھانے کے لیے بہت سی مثالیں دی گئیں ایک جگہ آتما اور کائنات کو سمندر اور موجوں سے تشبیہ دی گئی ہے - کائنات کی ہر چیز آتما ہے تو پھر شکل اور نام کے لحاظ سے اس کو کس طرح ایک سمجھا جاسکتا ہے اس کو طرح طرح سے واضح کیا گیا ہے ایک مثال یہ بھی ہے کہ سونا اصل شئے ہے لیکن مختلف زیوروں میں تبدیل ہونے سے مختلف نام اور شکلیں اختیار کرلیتا ہے عناصر خمسہ میں بظاہر تنوع اور

تفاوت ھے لیکن اصل میں ایک ھیں ' انسان کی روح جب آتما میں مل کر وحدت کو مان لیتی ھے تو اس کی مثال ایسی ھے جیسے کوئی دریا سمندر میں آکر ایک ھو جاتا ھے سمندر اور ندی کی شکلیں مختلف ھیں مگر پانی کی اصل ایک ھے - اس مضمون کو واضح کرنے کے لیے ایکناتھ نے اپنی مشہور ھنرمندانہ تشبیہوں اور استعاروں سے خوب کام لیا ھے یہ تشبیہیں اور استعارے انسانی زندگی اور مناظر قدرت سے لیے گئے ھیں ایکناتھ نے اس کتاب میں اپنے پردادا کا بھی ذکر کیا ھے —

سواتم سکھہ (انبساطروح)	یہ ایک فلسفیانہ تصنیف ھے اس میں ایکناتھ مناجات کے بعد فلسفہ کے اصول

و فروعات کی تشریحیں شروع کر دیتا ھے یہ تشریحیں فطرت اور انسانی تجربوں سے اخذ کی ھوئی تشبیہوں سے بیان کرتا ھے ' اس کے بعد ایک گرو اور ستودہ صفات معلم کی ضرورت بتاتا ھے تاکہ اس کے فیض سے وہ رموز و نکات سمجھہ میں آسکیں جن کو سمجھنے سے خود آدمی قاصر ھے - گرو کی مہربانی ضروری ھے اس کی تعظیم و اطاعت کرنی چاھیئے اس کے طفیل

میں جو نور ہمارے دل و دماغ میں پہنچتا ہے اس سے روحانی مسرت ہوتی ہے اسی لیے اس نظم کا نام سواتم سکھہ (انبساط روح) رکھا گیا ہے۔ اس نظم میں کہیں بھکتی کا ذکر نہیں آیا یہاں تک کہ وہ لفظ بھی استعمال نہیں ہوا ہے۔ ایکناتھہ اپنا تجربہ بیان کرتا ہے کہ کس طرح مرشد کامل کے طفیل میں اس کو آتما کا علم حاصل ہوا۔ اگر مرشد سے پر خلوص عقیدت ہو تو یہ علم ہر شخص حاصل کر سکتا ہے وہ کہتا ہے ''میں نے دیوتاؤں کو بھینٹ چڑھائی اور نہ قربانیاں کر کے بے رحمی کا ثبوت دیا نہ یوگ اختیار کیا اور نہ لگاتار خدا کے نام جپے اور نہ میں نے متبرک مقاموں کی زیارتوں پر اکتفا کیا۔ میرے لیے میرے ذی عظمت مرشد کی پیروی اور خدمت کافی ہے" آخر میں لکھتا ہے ممکن ہے کہ یہ کتاب بے نہہ قارئین کو دقیق معلوم ہو لیکن اہل معنی کے لیے یہ سرمایہ مسرت ہے میں نے یہ کتاب روح کی بھلائی کے لیے لکھی ہے اس کے سننے سے خوشی کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں خدا کرے کہ اس کتاب کے امرت بھرے بول پڑھنے اور سننے والوں کو ہمیشہ راحت اور سکون بخشتے رہیں"

سب سے آخر میں ایکناتھہ اپنے پڑ دادا بھانو داس کی شاعرانہ قابلیتوں کی توصیف کرتا ھے اس کو انگور کی بیل (تاک) سے تشبیہ دیتا ھے اور بتاتا ھے کہ وہ اپنے پڑ پوتے کی شکل میں نمودار ھوئی ھے جس کو پھل پھول لگ گئے ھیں تا کہ دیوتاؤں کو مسرت و شادمانی حاصل ھو —

انند الہری

یہ ایک چھوتی سی نظم ھے خاتمہ پر ایکناتھہ اس کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کرتا ھے کہ " جب کوئی مرشد کا مل کے ذریعہ نجات پاتا ھے تو اس کی روح کو مسرت ھوتی ھے اسی لئے اس کا نام انند لہری (مسرت کی موج) رکھا گیا " - یہ بھی ویدانتی فلسفہ سے متعلق ھے لیکن اس میں بھکتی کا ذکر ھے اس کے ذریعہ نجات پانے سے بحث کی گئی ھے اور گرو کی ضرورت بتائی گئی -

انوبھوانند یا انند نوبھاو

یہ ایک گرو اور چیلے کے مکالمہ پر مبنی ھے - مکالمہ کا انجام یہ ھے کہ چیلے کو چاھیے کہ وہ اپنی ذات کو برھما کی ذات سے الگ نہ سمجھے اور جب یہ سمجھہ لیا جائے تو ماننا ضروری ھے کہ تمام مخلوقات ایک ھیں - یہ کتاب سنہ ۱۹۰۳ع میں کوی سنگرہ گرنتھہ مالا کی

مطبوعات کے سلسلہ میں چھپ چکی ھے —

رکھمنی سویمورا	اس کی بنیاد بھگوت پوران کے دسویں کا نڈ اترادہ اور ۵۲ ویں باب پر ھے - ایک

راجہ کی لڑکی کرشن کی خوبیوں اوو دلکشیوں کا ذکر سنتی ھے اور غائبانہ اس پر عاشق ھوکر اسے شادی کے لئے انتخاب کرتی ھے اس واقعہ کو مرھٹی کے کئی شعراء نے اپنے اپنے سلیقہ کے موافق قلم بند کیا ھے ایکناتھہ نے بھی بڑی خوبی سے لکھا ھے اس کتاب کے آخر میں ایک دلچسپ اور اھم تاریخی نوٹ درج ھے - خود ایکناتھہ لکھتا ھے - " یہ کتاب ختم ھوئی بنارس کے عظیم‌الشان شہر واقع ساحل منی کرنک' میں رام کی سالگرہ کے موقع پر ماہ چیت نومی کے تیوھار کے وقت' رکھمنی سویمورا پوری کی گئی"-

ایکناتھی بھاگوت	بھاگوت پوران کے گیارھویں کانڈ کے اکتیسویں باب پر ایکناتھہ نے مرھٹی

میں شرح لکھی ھے ایکناتھی بھاگوت اور رامایں' ایکناتھہ کی تصانیف میں سب سے زیادہ اھم اور درخشاں کارنامے شمار ھوتے ھیں- بھاگوت اس کا شہ کار ھے- کتاب کے آخر میں وہ لکھتا

ھے کہ ”سنہ ۱۶۳۰ بکرمی میں کارتک کے مبارک مہینے میں طلوع بدر کامل کے ”دن“ بروز دو شنبہ یہ شرح جناردھن کے طفیل میں اختتام کو پہنچی ...... میرے وطن پرتشتان واقع ساحل گوداوری میں جو سنہ رائج ھے اس میں تاریخ سلیے سنہ ۱۴۹۵ شکے سالباھن سری مکھہ سنسوت سرا میں شرح ختم ھوئی“۔

کیشو سوامی نے ایکناتھہ کی جو سوانحعمری لکھی ھے اس سے معلوم ھوتا ھے کہ اس کتاب کے پانچ باب پٹن میں لکھے گئے اور بقیہ بنارس میں ' یہ صرف کیشو سوامی کا بیان ھے دوسرے سوانح نگار اس باب میں خاموش ھیں —

ایکناتھی بھاگوت کا لب لباب

ایکناتھہ نے شرح لکھی ھے اس لئے وہ متن اور مضمون کی حدود سے باھر نہیں گیا ' اصل کتاب کسی خاص موضوع پر بالالتزام مبنی نہیں ھے اسی لئے شرح میں بھی کوئی خاص مبحث نہیں پایا جاتا تاھم اس میں ویدانتی فلسفہ سے متعلق ممکن الفہم مسائل پائے جاتے ھیں ' مذھب ' دینیات ' معاشرتی تعلقات ' موت' سزا جزا ' دوزخ جنت غرض انسانی

زندگی کے مذہبی اخلاقی اور معاشرتی شعبوں کے متعلق ہر چیز ملتی ہے ــــ

ایکناتھی بھاگوت کا مطالعہ کرتے وقت یہ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ اس کا لکھنے والا ویدوں اپنشدوں، مہابھارت، راماین اور پورانوں کے ملہمات پر عقیدہ رکھتا تھا، اس کا فلسفہ ویدانتی تھا، وہ ہندوستان میں ذات پات کی معاشرتی تقسیم کا ایک حد تک قائل تھا اپنے زمانہ کے معاشرتی رسم و رواج کا بھی کسی قدر پابند تھا یہ سب کچھہ تھا لیکن صنم پرستی کا قایل نہ تھا بلکہ در حقیقت زبردست موحد تھا - وحدانیت کا قایل ان معنوں میں کہ تمام کائنات خدائے عز وجل کا مظاہرہ ہے، تمام دیوتا اس کے اوتار ہیں تمام مخلوقات میں وہ جلوہ گر ہے ــــ

ایکناتھہ کی بھاگوت کوئی نئے عقائد اور اصول پیش نہیں کرتی ہے - مگر وہ مرہٹی ادب میں ممتاز اور لاثانی اس لئے سمجھی جاتی ہے کہ اس میں عام اخلاقی صداقتوں پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے ایکناتھہ بے ریا علم، خدا کی حقیقی و پر خلوص محبت کو نجات کا ذریعہ

سمجھتا تھا وہ تسلیم کرتا تھا کہ صرف معاشرتی معاملات میں برھمن کا درجہ کسی قدر بلند ھے لیکن ساتھہ ھی اس کا عقیدہ تھا کہ خدا کی بے خلوص محبت برھمن کو دوزخ میں لیجائیگی اور شدر اپنی سچی عبادت کے سبب جنت میں جگھہ پائے گا۔ وہ ذات پات کے امتیاز کو تو بظاھر تسلیم کرتا ھے لیکن اپنے عقیدہ کی بناء پر کہ خدا ھر انسان میں ھے وہ ان بندشوں کو توڑ دیتا ھے چنانچہ ھم اس عقیدہ کی عملی مثالیں اس کی زندگی میں دیکھتے ھیں۔ یہ کتاب اس قدر ضخیم اور اس کے مضامین میں اس قدر تنوع ھے کہ اس کا تفصیلی تجزیہ آسان نہیں تاھم یہ بیان کر دینا ضروری ھے کہ اس کی بنیاد ویدانتی فلسفہ اور نجات کے تینوں طریقوں دنیان مارگ، کرم مارگ، بھکتی مارگ پر ھے لیکن اس کتاب کا مقصد ان کی تعلیم و تلقین نہیں ھے —

خلوص، بے ریائی خدا و انسان کے ساتھہ حقیقی محبت، صداقت، ایمانداری، پاکیزہ زندگی، اخلاقی نظریے، شادی کا تقدس، خود غرضی، لالچ، مے خواری، اخلاقی

خرابی اور عام برائیوں سے نفرت یہ سب چیزیں اس کتاب کے موضوعات میں داخل ہیں —

ایکناتھی بھاگوت کو لکشمن رام چندر پانگارکر نے ایڈٹ کیا ہے اور سنہ ۱۹۱۵ ع میں نرنیا ساگر پریس بمبئی نے طبع کر کے شایع کیا ہے' یہ بہت مفید ایڈیشن ہے' اس میں مضامین کی فہرست' حاشیے' مشکل الفاظ کی فرہنگ' اختلاف نسخ سب کچھہ درج ہے -

بھاورت رامایِن

مہیپتی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ والمیکی رامایِن کا ترجمہ ایکناتھہ کی آخری کوشش تھی' ایکناتھہ ہر روز اس کے ایک حصہ کا ترجمہ کرتا تھا اور لوگوں کو سناتا تھا " پرہیزگاروں اور بھکتوں کو اس سے بڑی مسرت ہوتی تھی وہ بڑے اشتیاق سے سنتے تھے لوگوں پر سننے سے بے خودی طاری ہوجاتی تھی " ایکناتھہ نے رامایِن کے ۴۴ باب ختم کردے تھے اور یدھا کانڈ شروع کردیا تھا لیکن اجل سر پر کھیلنے لگ گئی تھی' یہ آثار دیکھہ کر لوگوں کو سخت صدمہ ہوا وہ چاہتے تھے کہ اس کے قلم سے رامایِن مرہٹی میں منتقل

ہوا اور اس کے شیریں لبوں کی جنبش سے یہ امرت بھری داستان ان کے کانوں تک پہنچے ' لیکن یدھا کانڈ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا اور اُتر کانڈ پورا باقی تھا کہ موت نے پیام سنایا اور ایکناتھ کو اپنا طاقتور قلم رکھ دینا پڑا - اس نے اس کی تکمیل کا ذمہ دار اپنے ایک چیلے گاؤجی کو قرار دیا ' لوگوں نے سنا تو گاؤجی کی قابلیتوں پر شبہ کیا مگر ایکناتھ نے اپنی زندگی میں اس سے بقیہ ابواب میں سے ایک کا ترجمہ کرایا تھا لوگوں نے اس کو پسند کیا اور بقیہ ترجمہ کی خواہش کی اس طرح گاؤجی نے باقی ابواب کا ترجمہ کیا - ترجمہ سنسکرت کے متن کے ساتھ ساتھ چلتا ہے لیکن مختلف مناظر کے ذکر اور وضاحت میں ایکناتھ نے فصاحت و بلاغت کا اظہار بڑی خوبی سے کیا ہے اپنی شاعرانہ ہنر مندی سے ہندوستان کی مشہور رزمیہ نظم کو مرہٹی میں منتقل کر کے مطالعہ کے لایق بنا دیا ہے —

والمیک کی راماین کے عموماً تین نسخے پائے جاتے ہیں جن کو محققین بمبئی ' بنگال اور مغربی نسخوں سے موسوم

کرتے هیں - تینوں میں اختلاف نسخ بہت کافی هے ' مسٹر ایبٹ کا بیان هے کہ وہ نہ بمبئی کے نسخے کا ترجمہ هے اور نہ بنگال کے نسخہ کا - مغربی نسخہ بھی محققین کو حال هی میں دستیاب هوا هے - پھر نہ معلوم یہ کس سنسکرت نسخہ کا ترجمہ هے ' ایکناتھہ کی راماین پنڈھر پور میں گلیش سہرکر کے اهتمام سے سنہ ۱۹۱۴ میں چھپ چکی هے -

دنا نیشیوری کی تصحیح

مرهٹی کے جد اعلیٰ دنا نیشور نے بھگوت گیتا کی مرهٹی میں شرح لکھی هے یہ اس کا شہ کار هے اور اسی کی بدولت اس کا نام مرهٹی ادب میں زندہ دایم هے کاتبوں کی غلط در غلط نقلوں نے اس کو بہت کچھہ بدل دیا تھا اور وہ عوام کی فہم سے باهر هونے لگی تھی ایکناتھہ نے اس خطرہ کو محسوس کیا کہ شاید ایک روز اس کی حیثیت هی کہیں بدل نہ جاے اس لئے تصحیح کا کام شروع کردیا تھا مرهٹی کی کتابوں میں لکھا هے کہ مولانا صاحب نامی کوئی بزرگ اس زمانہ میں پٹن میں تھے وہ ایک روز ایکناتھہ کی گزرگاہ پر بیٹھہ گئے اور مخمل کے ایک بڑے ٹکڑے میں تات کے پیوند جوڑنے لگے ایکناتھہ

نے پوچھا یہ آپ کیا کر رھے ھیں تو اُنھوں نے جواب دیا ''سنا ھے کہ ایکناتھہ دنانیشوری کی تصحیح کر رھا ھے تو معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ مخمل میں تات کا پیوند زیب دیتا ھے یا نہیں کہا جاتا ھے کہ ایکناتھہ پر اس کا بہت اثر ھوا اور اس نے یہ کام چھوڑ دیا لیکن ایک زبردست شہادت سے پتہ چلتا ھے کہ ایکناتھہ نے سنہ ۱۵۰۶ ش میں اس کی تصحیح کی ھے' اس روایت سے پھر یہ معلوم ھوتا ھے کہ ایکناتھہ کو ان بزرگ نے صرف کتابت کی تصحیح کی اجازت دی ھو اور تصرف و تغلب یا تغیر و تبدل سے روکا ھو —

دنانیشوری کا ایک بہت قدیم نسخہ تنجور کے کتب خانہ میں سنہ ۱۵۱۵ش (۱۵۹۳ع) کا لکھا ھوا موجودھے۔ کاتب احمد نگر کا پرس رامتمجا نامی کوئی شخص تھا یہ نسخہ ایکناتھہ کی حیات میں لکھا گیا تھا اس لئے قابل وثوق ھے - اس نسخہ سے ظاھر ھوتا ھے کہ ایکناتھہ نے تصحیح کی ھے - ایکناتھہ کے الفاظ بھی درج ھیں جس میں تصحیح کا ذکر ھے —

تعلیمات

ایکناتھہ کی شاعری اور تصانیف پر جو سطریں اوپر حوالۂ قلم ھوئی ھیں ان سے اس کی تعلیمات پر بخوبی روشنی پڑتی ھے - اس باب میں اب زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں - تاھم یہاں ان چند خاص اور اھم باتوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ھے جن پر ایکناتھہ نے اپنی تصانیف اور عملی زندگی میں بار بار زور دیا ھے -

بھکتی

ایکناتھہ کی تصانیف میں بھکتی کی لے جا بجا سنائی دیتی ھے - بھکتی سے اس کی جو کچھہ مراد ھے اس کو اس نے خود ھی بہت وضاحت سے بیان کیا ھے - اس کے نزدیک بھکتی ایک شاھراہ ھے جس پر چل کر انسان خدا کی معرفت اور اپنی نجات حاصل کرسکتا ھے - اس خیال کی تشریح اس نے جگہ جگہ کی ھے :-

" جو بھاگوت کی پرستش پر بھروسہ کرتا ھے (مذھبی) پابندیاں اور احکام اس کے غلام ھوجاتے ھیں - جو

دل سے بھکتی کے احکام بجالاتا ہے روح کائنات اس سے خوش ہوتی ہے - سچے سادھو کی علامت وہ جانثاری ہے جس سے وہ اپنے آپ کو مذہبی کاموں میں وقف کردیتا ہے، روحانی جنت کے لئے راستہ صاف کرتا ہے اور اپنے حسن عمل سے مسرت کو فتح کرتا ہے - بھکت جس چیز پر نظر ڈالتا ہے اس میں اس کو خدا دکھائی دیتا ہے - ہر خوشبو اور خوشبودار چیز بھکت کے لئے محبت کا عطر ہے - جہاں کہیں بھکت کا قدم پڑتا ہے وہی راہ خدا ہے ۔ راہ عبادت میں بھکت جو قدم اٹھاتا ہے وہ حقیقت ابدی کے لئے تحفہ نیاز ہے " —

ہم گذشتہ اوراق میں لکھ چکے ہیں کہ ایکناتھ بھکتی کو یوگ کے مقابلے میں کس طرح اپنے شاعرانہ زور اور قوت سے منواتا ہے (ملاحظہ ہوں صفحات ۱۷ - ۱۸) —

یہ محض بھکتی پروالہانہ عقیدہ رکھنے کا نتیجہ تھا کہ اس کو پٹن کے ویدک برہمنوں سے مدۃالعمر برسرپیکار رہنا پڑا - ان برہمنوں کی مخالفت اور مجادلہ کی اس کے نزدیک کوئی وقعت نہیں تھی - وہ وید کے بنیادی

اصولوں کو پس پشت ڈال کر نہایت بے باکی سے بھکتی کی عظمت کو دنیان مارگ (راہ معرفت) کے مقابلے میں نافذ کرانا چاھتا ھے - وہ بھکتی کو ایک کشتی سمجھتا تھا جس کے ذریعے شدر اور عورتیں گناھوں کے منجدھار سے نکل کر ساحل نجات تک پہنچ سکتے ھیں - اس خیال کی پاداش میں ویدک برھمن اس کو ناپاک کہتے تھے خود ایکناتھ کے الفاظ ھیں :-

" لوگ مجھے جو روح کائنات کا ایک غلام ھے ناپاک کہتے ھیں - ان کے نزدیک دوسری ناپاک چیز گنگا (گوداوری) ھے جو میرے گناھوں کے میل کو صاف کرتی ھے - میرے وہ بے غرض دوست جو میرے کپڑے دھوتے ھیں ان کی نظر میں ناپاک ھیں - ھاں ! اور سنو وہ میرے مرشد کو بھی ناپاک کہتے ھیں جس نے جنار دھن کے (غلام) ایکناتھ کو عظمت بخشی ھے " -

اس لعن طعن اور سب و شتم کی تلخی کو ایکناتھ نہایت خندہ پیشانی سے گوارا کرتا ھے اور اس کا جواب نہایت نرمی اور بلند حوصلگی سے دیتا ھے :-

" جو میری تعریف کرتا ھے اور جو مجھہ سے نفرت کرتا ھے دونوں کا رتبہ میرے نزدیک شفیق ماں کے برابر ھے - میں اپنے نفرت کرنے والوں کو سچی ماں کے برابر سمجھتا ھوں - وہ میرے مہربان ھیں - وہ اپنے تلخ الفاظ سے تھیک اسی طرح میری روح کو پاک کرتے ھیں جس طرح ماں بچے کے جسم کو نہلا کر پاک صاف بنا دیتی ھے - وہ دراصل میرے دوست ھیں اور مجھے قوت بخشتے ھیں میں انہیں اگر الزام دوں تو گنہگار ھوں - ان کی نفرت کس قدر مبارک ھے کہ دوئی کے پنجے سے چھڑاتی ھے - وہ بڑے محسن ھیں - یہ نفرت کرنے والے واجب التعظیم ھیں - جس نے نفرت کی تلخی گوارا کرلی اس نے نجات اور آزادی کا راستہ پا لیا " -

ایکناتھہ کی تصانیف میں جا بجا یہ خیال صاف طور سے پایا جاتا ھے کہ انسان مجاز سے حقیقت تک پہنچ سکتا ھے - وہ اپنی کتاب بھاگوت گیتا میں لکھتا ھے " نجات کامل دینے والا کرشن ھے لیکن اس تک رسائی کیونکر ھو ؟ وہ اپنی وسعت میں بے صفات اور خارج از بیان ھے - یہ سب

کچھہ ھے لیکن اگر کوئی اس کی صفاتی تصویر کو مضبوطی سے دھیان میں رکھے تو دوئی کے احساسات فنا ھو جاتے ھین - اگر کسی کے دل میں اس کی تصویر پورے طور سے نہیں آتی ھے تو وہ اس کی خدمت استقلال سے کرے - حیات وممات کا سوال اتھہ جاتا ھے - اگر کوئی شخص اس سے بھی معذور ھے تو وہ اس کے ناموں کا ورد کرے - لگاتار نام جبلے کی بلند آواز میں خود کرشن موجود ھے - ...... اگر کسی کے دل میں خدا کی محبت کا حقیقی جذبہ موجود ھے تو وہ سچا بھگت ھے - کرشن اس کے جذبۂ محبت سے خوش ھوتا ھے اور ڈھونڈھنے والے کو شانتی بخشتا ھے اس وقت من و تو کا امتیاز اتھ جاتا ھے ' -

اسی خیال کو دوسری جگہ شاعرانہ انداز میں بیان کیا ھے :-

" جس طرح گھی کے تبلنے سے سوندھی بو آتی ھے اسی طرح مستتر و پوشیدہ ذات کے جلوہ گر ھونے سے مشام روح خوش ھوتی ھے - راہ (حقیقت) ظلمات میں گھری ھوی ' تاریک اور نامعلم ھے - خیال اور الفاظ اس تک نہیں پہنچتے ھیں - مقدس کتابیں خاموش ھیں - وید

ایک حرف بھی نہیں کہتے - خدا کا جلوہ کس قدر صاف اور قریب ہے - ہماری تمنا پوری ہوجاے اگر وہ اپنی جھلک دکھاوے ...... یہ لو! وہ ابدی مسرت کامل گویند یہاں خوش و شادماں موجود ہے اگر ہم نے اس کا محبت بھرے دل سے دھیان کیا - یدھا تم کو جاننا چاہئیے کہ خدا قوت، ہست، شہرت اور عظمت دیتا ہے - میری آنکھیں خدا کے نظارے سے روشن ہوجاتی ہیں، میں حیات ظاہری کے پھندے سے چھوٹ جاتا ہوں اور خواہشات کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے - جس طرح چراغ کی روشنی میں پوشیدہ چیزیں نظر آتی ہیں اسی طرح دھیان کے نور میں دور کشیدہ وہ دوردست خداہمارے قریب آجاتا ہے"۔

ایکناتھہ آتما کی وحدت کا قائل تھا - اس کے نزدیک تمام کائنات کا سرچشمہ ایک ہے یہ جو ظاہرا فرق اور امتیاز نظر آتا ہے دراصل دھوکا ہے - اس مضمون پر اس کی دو کتابیں ہیں سوا تم سکھہ اور سو کاش تک - ان کے متعلق جو سطریں لکھی گئی ہیں ان سے اس موضوع پر بخوبی روشنی پڑتی ہے (ملاحظ ہوں صفحات ۹۳ تا ۹۶)

گرو

مرشد کامل کی ضرورت پر ایکناتهه نے بڑے شد و مد سے زور دیا هے اس کے جو عقاید مرشد کے بارے میں هیں ان کا اندازہ اس کی تصانیف کے خلاصوں سے هوگا - یہاں اس کا ایک اقتباس درج کیا جاتا هے -

"مرشد دل کے سخی اور مہربان هیں - وہ ماں باپ سے زیادہ شفیق هیں - انھوں نے وہ نعمتیں عطا کی هیں کہ مجھہ عاجز بیان کے لئے ان کی تعریف کا حق ادا کرنا دشوار هے - انھوں نے مجھے بچایا هے اور نجات کا سیدھا راستہ بتایا هے'' -

مرشد کی عظمت ایکناتهہ کے دل میں اس قدر زبردست تھی کہ اس نے اس کو حقیقی خدا تک کہہ دیا هے چنانچہ اس کے ابھنگوں اور دوسری تصانیف میں اس کے حوالے ملتے هیں -

من

ایکناتهہ نے یہ خیال پیش کیا هے کہ "من'' مسرت اور رنج کا سبب هے - رنج و مسرت کا باعث دیوتا، آتما، ستارے اعمال وغیرہ نہیں - یہ خیال، ارادے اور حافظے سے پیدا هوتے هیں -

" من " کا تعلق انسان کی جان سے زیادہ ہے وہ انسان کو اکثر بھٹکا دیا کرتا ہے اور بے اطمینانی اور خواہش رانی کا باعث ہوتا ہے ۔ اس پر قابو پانے کے بس دو ہی طریقے ہیں پہلا نیک خیال دوسرا بھکتی ۔ اگر انسان اپنے خیالات کو نیکی کی طرف لگائے رکھے یا بھکتی کا راستہ اختیار کرے تو " من " قبضہ میں رہتا ہے ۔ خیالات کی نیکی بھی بھکتی سے پیدا ہوتی ہے ۔

ترک دنیا ایکناتھ نے ترک دنیا کی تلقین تو نہیں لیکن اس کی تصانیف میں چند اشارے ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دنیا کی خود غرضی اور دنیا داری کی مذمت کرتا تھا ۔ وہ حرص دنیا کی پردہ دری کرتے ہوئے لکھتا ہے : ' یہ مسلمہ ہے کہ دولت کا غلام زندگی میں مسرت سے نا آشنا رہتا ہے ۔ دولت کی حفاظت اس کے لئے عذاب جاں ہے ۔ اگر اس سے وہ چلی جائے تو اس کا دم نکل جاتا ہے ۔ دولت جمع کرنے میں بڑی دشواریاں ہیں ۔ اس کو سنبھال رکھنے میں دوسروں سے بڑی کشاکش کرنی پڑتی ہے ۔ دولت کا نقصان موت کا پیغام ہے ۔ دولت کا عاشق

ہمیشہ مصائب سے ہمکنار ہے ...... اس کو دنیا میں مسرت و آرام کا نام نہ لینا چاہیئے"۔ یا جمع کی ہوئی دولت کا جو انجام ہوتا ہے اس کا ذکر کیا ہے :- "وہ جو اپنے خاندان کو خوش نہیں رکھتا اور نہ خود لطف اٹھاتا ہے اور وہ جو اپنا روپیہ خیراتی کاموں میں خرچ نہیں کرتا ہے، اس کے پانچ حقدار ہیں - رشتہ دار، چور، بادشاہ، آگ اور بیماری - بخیل کی جمع کی ہوئی دولت کے یہ حقدار ہیں جو آتے ہیں اور اس کو اڑا دیتے ہیں" -

ازدواجی زندگی

ایکنا تھہ ازدواجی زندگی کو تجرد پر ترجیح دیتا تھا وہ گرہست آشرم کو دنیا کے تمام مقدس آشرموں سے افضل سمجھتا تھا - اس آشرم میں احساسات اور خواہشات کی قوتیں غلام بن کر رہتی ہیں : "اس سنیاسی کے مقابلہ میں ایک شادی شدہ لایق وقعت ہے جس کی زندگی روحانی مقصد کے حصول میں صرف نہیں ہوتی ہے"۔ خواہش پرست سنیاسیوں کے حق میں وہ صاف صاف لکھتا ہے :-

" وہ جو اپنی وفادار بیویوں کو چھوڑ کر سنیاسی بن جاتے

ہیں، موت کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہے - یہ صحیح ہے کہ وہ علائق دنیا کی زنجیروں کو توڑ دیتے ہیں لیکن اگر ان کا دل چیر کر دیکھو تو اس میں حسین عورتوں کا ایک پرستان نظر آے گا - وہ خدا کے مقدس نام پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں اور اس غلط فہمی میں ہیں کہ بدی کا باعث عورت ہے - ہمارا دھن کا (غلام) ایکناتھ کہتا ہے کہ سچے سنیاسی کی تعریف معلوم کرنی ہو تو گیتا دیکھو جس میں کرشن نے اس کی تشریح کی ہے "-

تناسخ

تناسخ کے متعلق ایکناتھ کا جو خیال ہے وہ اس کی کتاب بھکشو گیتا (صداے درویش) کے اقتباس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے :-

" کرم سے نیا جنم لینے کا خیال جہالت سے پیدا ہوتا ہے- آتما ان چیزوں سے بہت دور اور پاک ہے - جو خیال کرتے ہیں کہ آتما کو کرم کے پیدا کردہ غم و مسرت کا احساس ہوتا ہے وہ احمق ہیں - .. ... کرم قطعاً مردہ و بے جان چیز ہے اور آتما بالکل خالص، کرم میں تنوع ہے اور آتما غیر محدود اور مطلق - کرم محدود اور پابند

ہے - آتما ادراک اور مسرت کی شکل میں موجود ہے اور کرم ایک دھوکا ہے جو مایا سے پیدا ہوتا ہے - آتما کو اس مایا سے کوئی تعلق نہیں - کرم پرماتما سے نا آشنا ہے - جہاں پرماتما ہے وہاں کرم کا وجود نہیں- آتما کی اصل حقیقت سے کرم کا رشتہ جوڑنا غلط قیاس ہے " -

ذات پات

ایکناتھ کی زندگی کا سب سے زیادہ اہم مسئلہ ذات پات کا عدم امتیاز ہے - وہ ذات پات کا قائل نہیں تھا - اس کا ثبوت اس کی تصانیف اور زندگی میں جا بجا ملتا ہے - وہ صاف لکھتا ہے : خدا کی نظر میں ذات پات کوئی چیز نہیں - وہ ادنیٰ اعلیٰ کی تفریق نہیں کرتا ہے تمام ذاتیں نجات حاصل کر سکتی ہیں " - اس کو یقین تھا کہ برہمن سچی عبادت کے بغیر جہنم کا سزاوار ہے اور شدر پُر خلوص عبادت کے صلے میں بہشت کا مستحق - اس کا مضبوط عقیدہ تھا کہ خدا ہر انسان میں جلوہ گر ہے اسی خیال کے ماتحت وہ تمام بنی نوع انسان کو ایک خانوادہ سمجھتا تھا اور بے دریغ نیچ ذات والوں سے گھل مل جاتا ہے :-

" لوگ کہتے ھیں کہ عورتوں اور شدروں کا درجہ پست ھے لیکن جب تم مانتے ھو کہ خدا ھر جگہ ھے تو شدر کے دل سے کیسے دور ھوسکتا ھے - کیا شدر وھاں سے نہیں آیا ھے جہاں سے برھمن آیا ھے ؟ کیا اس کا جسم عناصر خمسہ سے نہیں بنا ؟ کیا اس کے لئے موت اور حیات نہیں ؟ ایکناتھہ کہتا ھے گمراہ ھیں وہ لوگ جو سمجھتے ھیں کہ شدر کی ذات پست ترین ھے " -

ان خیالات کے باوجود ایکناتھہ کی تصانیف میں بعض ایسے اشارے ملتے ھیں جن سے معلوم ھوتا ھے کہ وہ معاشرتی تفریق کا کسی قدر قائل تھا - وہ برھمن کو معاشرت میں کسی قدر اونچی جگہ کا مستحق سمجھتا تھا لیکن بحیثیت انسان برھمن اور شدر دونوں کو ایک سمجھتا تھا -

کرتن | مذھبی مشاغل میں ایکناتھہ کرتن کو خاص جگہ دیتا ھے - وہ لکھتا ھے : -

" کرتن کا لطف وھی اٹھاسکتا ھے جس کا دل پاک ھے - وہ تمام گنہگار بدنصیب ھیں اور ان کے لئے تینوں دنیاؤں میں مسرت کا کوئی مقام نہیں جو کرتن سے لطف اندوز

نہیں ہوتے ہیں - ان کے لئے یقیناً مشکلات کا سامنا ہے " -

بت پرستی کی مذمت

ایکناتھہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والا ضرور محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک پر خلوص موحد اور خدا پرست تھا - اس نے بار بار خدا کی وحدانیت پر زور دیا ہے اور صنم پرستی کی مذمت کی ہے :-

" وہ لوگ کس قدر احمق ہیں کہ انسان کی طرح پیدا ہوتے ہیں لیکن حقیقی خدا کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے ہیں - وہ پتھر کے خدا بناتے ہیں اور ان کو سیندور سے آلودہ کرتے ہیں - ایسے خداؤں کے سامنے جاہل پیمان وفا باندھتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں اور ان پتھروں کو ناحق کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں - ایسا کرنے سے وہ خدا اور خود اپنا رتبہ گھٹاتے ہیں - ایکناتھہ کہتا ہے کہ ایسی پرستش گدھے کو پوجنے کے برابر ہے " -

اخلاقیات

ایکناتھہ نے اپنی شاعرانہ تصانیف میں اخلاقیات کی اہمیت کو جتایا ہے اس کے نزدیک اس شخص کی عبادت جھوٹی ہے جس کی زندگی کا اخلاقی پہلو آراستہ نہیں - مذہب اور اخلاق کو وہ لازم و ملزوم سمجھتا تھا -

دل اور زندگی کی پاکیزگی کے بغیر خدا کی پر خلوص عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکتا - وہ بار بار زندگی کے اخلاقی اور عملی پہلو کی آراستگی پر زور دیتا ہے - ایکناتھی بھاگوت میں عام اخلاقی صداقتوں کو بڑے شد و مد کے ساتھ ناگزیر بتلا یا گیا ہے - اخلاق حسنہ کی تلقین اور ذمائم اخلاق کی پردہ دری کی گئی ہے - اس نے جن عام اخلاقی صداقتوں پر زور دیا ہے ان میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں - بے ریائی ' سچی محبت ' صداقت ' دیانت ' خلوص ' تقدس از دواج ' خدمت والدین ' بدچلنی سے پرہیز اور خود غرضی ' حرص ' مے نوشی وغیرہ سے نفرت -

---

تعلیمات پر تبصرہ

ایکناتھ کی تعلیمات کے متعلق بعض اعتراضات ہوسکتے ہیں کہ اس قدم روشن خیال اور وسیع نظر اخلاقی معلم اور مصلح ہونے کے باوجود اس سے چند افعال اور خیالات ایسے سرزد ہوئے ہیں کہ جو آج لایق قبول نہیں '

مثلاً جل سمادھی کا واقعہ - اس میں شبہہ نہیں کہ اس زمانے میں زندہ در گور ھوجانے کی رسم عام تھی - اس میں جو روحانی اور مذھبی اسرار سمجھے جاتے تھے آج وہ قرین عقل نہیں معلوم ھوتے لیکن یہ یاد رکھنا چاھیے کہ ایکناتھہ اپنے زمانے کی پیداوار تھی اس کا پیغام اپنے عہد کے لئے تھا - اس کی بہت سی تعلیمات آج بے مصرف بلکہ مضحکہ خیز معلوم ھوتی ھیں لیکن اس زمانے میں اس کی ضرورت تھی - ایک اور بات غور کرنے کے قابل ھے کہ ایکناتھہ کی تصانیف اور زندگی میں بہت کم ایسے مقامات ملیں گے جن میں تضاد ھو اس کے قول اور فعل میں یکسانیت اور ھم آھنگی تھی - اس کے خیالات عام مذھبی معتقدات سے بہت بلند تھے وہ کسی قدر عجیب اور نئے تھے اسی لئے سوانح نگاروں نے اس کی حیات قلم بند کی تو بہت سے باتیں توجیہہ و تشریح کے طور پر اضافہ کردی ھیں - یہ سوانح نگاروں کی جدتیں ھیں جس نے بڑھی حدتک ایکناتھہ کی حیات میں غیر متعلق اور فرضی باتوں کا اضافہ کردیا ھے اور اس کی تصویر اس رنگ میں سب پیش کی ھے کہ اس زمانے کا عام ھندوؤں کے معتقدات سے

موافقت کرے - وہ موحد تھا خدا کی وحدانیت پر زور دیتا تھا اور بت پرستی کی کھلی مذمت کرتا تھا لیکن سوانح نگاروں نے بت پرستی اس کے ایمان میں داخل کردی ہے اسی طرح ذات پات کے امتیاز کا دشمن تھا اور بڑی دلیری سے ان بندشوں کو توڑ دیتا تھا لیکن سوانح نگار اس کی عجیب و غریب توجیہات پیش کرتے ہیں - گذشتہ اوراق میں ہم نے ایسی چند باتیں اس کی حیات میں لکھی ہیں جو اس کی تعلیمات سے موافقت نہیں کھاتی ہیں - ان کے لکھنے کا مدعا محض یہ ہے کہ سوانح نگاروں کی کارستانیوں کا اندازہ ہو اس کی تصانیف اور تعلیمات کا مقابلہ مورخوں کے بیانات سے کیا جائے - جو باتیں مورخین اس سے منسوب کرتے ہیں اس کی تصانیف سے اس کی تردید ہوتی ہے - ایسی حالت میں سوائے اس کے تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ مورخوں اور سوانح نگاروں نے ایکناتھہ کی تصویر کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے - ضرورت ہے کہ اس کی تصانیف کا علمی و اصولی مطالعہ کرکے اس کے حقیقی خیالات معلوم کئے جائیں لیکن بڑا غضب یہ ہے کہ اس کی بعض تصانیف میں الحاقی حصے داخل ہوگئے ہیں جو یقیناً دوسروں کے ہیں

ان کی چھان بین اور تحقیق و تدقیق ضروری ہے - اگر یہ کام ہوگیا تو ہمیں یقین ہے کہ ایکناتھہ کی سچی تصویر ہماری آنکھوں کے سامنے ہوگی اور اس میں تصوف کا رنگ نمایاں ہوگا - اس کی تصانیف اور تعلیمات کا بڑا حصہ ایسا ہے جس پر صوفیانہ تعلیم کے بین اثرات پڑے ہیں یہ سب جنادھن اور ان کے دولت آبادی بزرگ کا فیضان ہے -

---

ایکناتھہ کی اہمیت

ایکناتھہ کی اہمیت کے گوناگوں پہلو ہیں - عام مطالعہ کرنے والوں کے لئے اس کی زندگی بڑی سبق آموز ہے - اس کی حیات عزم ' استقلال ' خلوص ، دیانت ' حلم و حیا مہر و محبت ' ایثار ' تن دہی اور جانفشانی کی داستان ہے - اس کے خیالات اور معتقدات سے کوئی موافقت کرے یا نہ کرے لیکن یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس نے اپنی اخلاقی اور ایمانی قوتوں سے کام لیا اور نہایت خلوص اور استقلال سے اپنے مقاصد

کی مہم سر کی - اس کی عظمت کا راز اس کے خلوص میں ہے - یہ ایسا زبردست حربہ تھا کہ اس نے رسم رواج ' قدامت پرستی اور مذہبی جہالت کے کوہ پیکر دیو تسخیر کر لیے - اس کی حیات کا مطالعہ خلوص کی عملی تعلیم ہے —

مرہٹی شاعروں اور سادھوؤں پر ایکناتھ نے اپنی شاعری اور تعلیمات کے گہرے نقوش چھوڑے ہیں - اس کی تصانیف اوروں کے خیالات کا سر چشمہ تھیں اور اس کی تعلیمات بعد کے سادھوؤں مذہبی اور اخلاقی معلموں کے لیے مشعل ہدایت - اس کا ثبوت ان شاعروں اور سادھوؤں کی تصانیف ہیں جنھوں نے اس کے احسانات کا اعتراف کیا ہے - ذیل کے سادھو شاعروں نے ایکناتھ کا ذکر بڑی احسان مندی سے کیا ہے —

(۱) مہپتی - (۲) یدھا چند گھنا - (۳) رنگناتھ -
(۴) سیورام سوامی - (۵) رام ولبھ‌داس - (۶) سدہ چیتانا -
(۷) مکند - (۸) جیارام سوتا - (۹) یدھا واسوتا (۱۰) کھندےراے -
(۱۱) مکتیشور - (۱۲) داسونپت - (۱۳) تکارام - (۱۴) نلوبا -
(۱۵) کرشنا دیارنو - (۱۶) سری دھر - (۱۷) دیوداس -

(۱۸) ایکھی ورا ودھت - (۱۹) امرت رائے - (۲۰) اتسارام -
(۲۱) رام داسی - (۲۲) موروپنت ـــ

ان میں مکتیشور اور تکارام کے خاص طور پر تمام خیالات اور موضوعات کا سر چشمہ ایکناتھہ کی تصانیف ہیں - مکتیشور تو اس کا نواسا تھا ہی، اپنے نانا کے فیضان صحبت و تعلیم سے وہ مرھٹی زبان کا سب سے زیادہ بلند پایہ لطیف گو اور جذبات نگار شاعر بن گیا - تکارام بھی عرصے تک پیٹن میں رھا اور ایکناتھہ کی تصانیف کا مطالعہ بڑی سر گرمی اور انہماک سے کیا - ان سادھو شاعروں میں کرشنا دیار نو معاصر ایکناتھہ بھی قابل ذکر ہے یہ وھی شاعر ہے جو بھوانی کا پرستار تھا اور جس نے رامائن کا ترجمہ کیا تھا یہ پیٹن کا باشندہ تھا اس کا متھہ اب تک پیٹن میں موجود ہے - مشہور ہے کہ رام ولبھہ داس تکارام کا ہم عصر اور دولت آباد کے وزیر اعظم کا بیٹا تھا - کسی جنگ میں اس کو فتح ہوی - فتح و ظفر کی ترنگوں اور نصرت و اقبال کی امنگوں کے مزے لے ھی رھا تھا کہ لوٹ گھسوٹ کے مال میں ایکناتھی بھاگوت کے نسخے پر یکایک نظر پڑی اس کو فوراً اٹھا لیا

اور اس کے اس طرح مل جانے کو لطف یزدانی سمجھا حکومت و دولت اور شوکت و شان کو لات مار کے مذہبی زندگی بسر کرنے لگا -

ان خواص اہل قلم سادھوؤں اور شاعروں کے قطع نظر ایکناتھ کی تعلیمات کے اثرات اہل مہاراشٹر پر نہایت وسیع ہیں - علاقۂ مہاراشٹر کی مختلف جاتراؤں ' میلوں اور خصوصاً پنڈھر پور کی جاترا میں لاکھوں نفوس جمع ہوتے ہیں ایسے موقعوں پر اکثر لوگ مرہٹی کے سادھو شاعروں کی تصانیف جن کو عموماً وہ حفظ کرلیتے ہیں خاص لے میں گاتے ہیں - ایسے لوگوں کو " وارکری ' کہتے ہیں - ہر وارکری کے گلے میں ایک جھانج لٹکتی رہتی ہے وہ اس کو بجاتا اور گاتا جاتا ہے ' ایکناتھ کی حسب ذیل کتابیں عموماً بڑے شوق سے حفظ کی جاتی ہیں اور ایسے موقعوں پر عقیدت سے گای جاتی ہیں :-

(۱) بھاگوت - (۲) ابھنگ - (۳) بھاورت راماین -
(۴) رکھمنی سویمور - (۵) ہستا ملک -

ساڑھے تین سو سال سے ایکناتھ کی تصانیف مسلسل

و متواتر عوام کے گوش گزار ہوتی چلی آ رہی ہیں اس لیے لازمی طور پر اس کی تعلیمات کا بین اور گہرا اثر عوام پر پڑا - ایکناتھ کے فیض اور اثر کا اندازہ پٹّن کی جاترا کے موقع (مارچ) پر سال ہوسکتا ہے جب کم و بیش ایک لاکھ نفوس زراعت کے اہم کاروبار کو چھوڑ چھاڑ اور سال بھر کی جانکاہ محنت کے ثمرے یعنی کٹی ہوی فصل کو کافی حفاظت کے بغیر اس کے مندر کی زیارت کو چلے آتے ہیں اور دن رات ' بھانوداس ایکناتھ " کی صدائیں بلند کرتے ہیں —

ایکناتھ کی یادگار میں مہینے میں دو بار، ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی، نہ ماہی اور سالانہ میلے بتدریج چہل پہل اور رونق کے ساتھ لگتے ہیں - ان میں سالانہ میلہ جو پھاگن میں ہوتا ہے خاص طور سے مشہور ہے یہ در اصل اسی رسم کی تجدید ہے جس کی بناء ایکناتھ نے ڈالی تھی - ان میلوں میں لوگ عقیدت و محبت کے جذبات لے کر آتے ہیں اور وفاداری کے پیمان کو مضبوط کرتے جاتے ہیں - ان میلوں کی رونق میں سال بسال ترقی ہوتی جاتی ہے اور امید ہے کہ اگر ذرایع آمد و رفت میں سہولت پیدا ہوگئی تو اس میں

بہیں اضافہ ہوگا ۔

ان اثرات پر نظر کرکے ماننا پڑتا ہے کہ ایکناتھہ کو اہل مہاراشٹر کی مذہبی و اخلاقی زندگی میں خاص دخل ہے اس کا نام مہاراشٹر میں گوش زد خاص و عام ہے اور مرھٹوں میں عام اتحاد اور یگانگت کا باعث ہے - اس نقطۂ نظر سے اس کی حیات کا مطالعہ ہر محب وطن پر فرض ہے ۔

مرھٹی الفاظ کی فرھنگ

ابھشیک : مورت کو قایم کرنے اور اس پر منتر وغیرہ جپ کر خدائی رتبہ دینے کی رسم-

ابھنگ : ملاحظہ ھو صفحہ ۸۷ -

آتما : (۱) روح انسانی (۲) روح کائنات -

آرتی : (۱) تھال جس میں شمع دان ھوتا ھے اور جو پوجا کے وقت مورت پر واری جاتی ھے - (۲) رسم جس میں آرتی واری جاتی ھے (۳) وہ نظم جو اس رسم میں گائی جاتی ھے —

آشرم : (۱) سادھوؤں اور رشیوں کی قیام گاہ (۲) زندگی کے مختلف چار مراتب جو عمر کے لحاظ سے ھوتے ھیں - (الف) برھم چاریہ آشرم - تجرد اور طالب علمی کا زمانہ (ب) گرھست آشرم - از دواجی زندگی (ج) وانپرست آشرم - وہ زمانہ جب عمر بڑھتی جاے اور افکار دنیا کم کر کے جنگل میں دھیان گیان کیا جاے؛ خلوت گزینی (۴) بھکشو (یا) سنیا سی آشرم - درویشی؛ علائق دنیا کو یک لخت توڑ کر یادالٰہی میں ھمہ تن مصروف ھو جانا -

برھم، برھما: کائنات کا سر چشمۂ آغاز؛ وہ جو تمام کائنات میں جلوہ گر ھے؛ وہ جس سے تمام کائنات کا وجود ھے- موجودات کی صرف شکلیں اور نام مختلف ھیں لیکن ان کی حقیقت طرح برھم کی حقیقت ھے - برھم کو "مایا" سے ممیز کیا جاتا ھے مایا ایک سراب اور دھوکا ھے جو جہالت سے پیدا ھوتا ھے -

بھکت، بھکتی : ملاحظہ ھو صفحہ ۱۰۵

بھکتی مارگ : بھکتی کا راستہ؛ نجات کے تین رستے ھیں - (۱) دنیاں مارگ (راہ معرفت) یہ فلسفہ کے نزدیک خاص اھمیت رکھتا ھے اس کے ذریعے خدا کا علم ھوتا ھے اس علم سے جہالت دور ھوتی اور مسرت و

الم کے اسباب کا نور ہو جاتے ہیں - (۲) کرم مارگ [راہ اعمال) - گذشتہ جنم میں جو اعمال سرزد ہوتے ہیں ان کا اثر دوسرے جنم پر مسرت و الم کی شکل میں پڑتا ہے - یہ دونوں طریقے خطرناک ہیں ان کو حاصل کرنے سے غرور پیدا ہوتا ہے جو تباہی کا باعث ہے (۳) بھکتی مارگ ادنیٰ اعلیٰ سب کے لئے ہے - خدا کی ذات پر بھروسہ کرنا اور اس سے پر خلوص محبت رکھنا یہی اس طریقے کے لوازم ہیں اس لفظ کے لغوی معنی دوسرے ہیں لیکن یہاں مجازاً اس سے مراد انسان کی داخلی اور خارجی اخلاقی پاکیزگی اور خلوص سے ہے -

پراکرت : غیر شستہ زبان؛ مرھٹی ساد ھو شاعروں نے مرھٹی کے لئے سنسکرت کے مقابلہ میں استعمال کیا ہے ؛ عام اور مشترک زبان -

پرساد : تبرک -

پرماتما : روح کائنات ؛ وہ روح جو تمام موجودات میں ہے یا جس سے تمام موجودات کا وجود ہے ؛ برھم -

پوران : ھندوؤں کا مقدس مذھبی ادب جو مختلف اٹھارہ کتابوں پر مشتمل ہے- ان میں بھاگوت خاص اھمیت رکھتی ہیں یہ کرشن کے سوانح اور تعلیمات پر لکھی گئی ہے اور مرھٹہ سادھو شاعروں کے خیالات و موضوعات کا سرچشمہ ہے -

تپ : ریاضت شاقہ ؛ اصل میں اس کے معنی جوگیوں کی انتہائی سخت ریاضتوں کے ہیں لیکن عام طور سے اس کے معنی مذھبی احکام کی تعمیل کے ہیں - یہ جپ کے ساتھ استعمال ھوتا ہے تو اس کا مفہوم ظاھری اور رسمی مذھبی پابندی کے ھوتے ہیں اور جپ کے معنی راہ عبادت میں اندرونی اور روحانی قوتوں سے کام لینے کے ہیں -

جپ : دیکھو تپ -

جل سمادھی : دیکھو سمادھی -

دنیان مارگ : دیکھو پھکی تارک -

دیشستھہ . برھمنوں کے مختلف فرقوں میں سے ایک فرقہ -

سدا ورت : سدا برت ؛ کھانا ' خیرات وغیرہ تقسیم کرنا -

سمادھ : (۱) جوگی یا سنیاسی کے دفن ہونے کی جگہ (۲) جوگیوں کے زندہ در گور ہوجانے کی رسم ' مافوق العادت قوتوں سے کام لےکر روح کے چھہ دشمنوں پر غلبہ پانے سے روح و جسم میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا اس لئے موت و حیات کا فرق اٹھہ جاتا ھے اور اسی لئے جوگی زندہ درگور ہو جاتے ھیں یا پانی میں ڈوب کر مر جاتے ھیں - پانی میں ڈوبنے کی رسم کو جل سمادھی کہتے ھیں -

شانتی : روحانی اطمینان ؛ دلی تسکین -

شلوک (۱) نظم یا بند جس میں چار مصرع ہوں - (۲) حمد - (۳) سنسکرت کی کسی مذھبی کتاب کا اقتباس -

کام دھنیو : کام دھین ؛ اندرا کی گائے جس کی نسبت عقیدہ ھے کہ اس سے جو چیز مانگو وہ مہیا کرتی ھے - مجازاً بہت دودھ دینے والی گائے -

کانڈ : کتاب کا حصہ ؛ باب -

کرتن خدا کی حمد گانا ؛ گا بجا کر خدا کے ناموں کا ورد کرنا ؛ گا کر کسی مذھبی موضوع پر تقریر کرنا -

کرم : اعمال جو آیندہ جنم پر رنج و مسرت کی شکل میں اثر ڈالتے ھیں -

کرم مارگ : دیکھو بھکتی مارگ -

گائیتری : ایک منتر ھے ؛ ویدوں کی ایک مقدس نظم جس کا ورد صبح اور شام کی پوجا کے وقت برھمن کرتے ھیں -

مایا : دیکھو برھم -

من . دل ؛ عضو خیال -

مہنت : گوسائیوں 'بیراگیوں وغیرہ کے فرقے کا صدر؛ پنڈتوں اور پرھیزگاروں میں ممتاز-

ماخذات

LIBRA...
HYDERABAD

بھکتا لل امرتا از مہپتی
مرہٹی سرسوت (تاریخ ادب مرہٹی)
ایکناتھہ چرتر از پانگارکر
اورنگ آباد گزیٹیر
بھانوداس از ڈاکٹر جے - ای - ایبٹ
ایکناتھہ " " " " "
بھگشو گیتا مترجمہ " " " " "
مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر از مخدومی مولوی عبدالحق صاحب
سامز آف دی مراتھا سینٹس از میکنیکل
لایف ایلڈ تیچنگز آف تکارام جے ' ایف ' ایڈ ورڈس -

مرہٹی زبان میں ایکناتھہ کی کئی سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں ان سے بھی ہم نے مدد لی ہے - بھانوداس با جاگیردار جن کا ذکر تمہید میں ہم نے کیا ہے ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں انہوں نے اپنی خاندانی اسناد اور روایات کی بناء پر بہت سی باتیں بتائی ہیں - یہ کتاب چھپ رہی تھی کہ ولبر سٹون ڈیمنگ پی ایچ ' ڈی - کی کتاب ایکناتھہ ہماری نظر سے گذری - اس سے بھی ہم نے کہیں کہیں مدد لی ہیں —

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد کی تازہ ترین مطبوعات

تذکرہ ریختہ گویاں - ابتدا سے لے کر احمد شاہ بادشاہ دھلی کے عہد تک کے قدیم شعرا کا تذکرہ - مولفہ فتح علی حسینی گردیزی (سنہ ۱۱۶۶ ھ) - مرتبہ مع مقدمۂ مولوی عبدالحق صاحب مجلد سوا روپیہ

مخزن شعرا - گجرات کے شاعروں کا تذکرہ جس کو ۱۲۶۸ ھ میں غالب کے ایک ہم عصر قاضی نورالدین حسین بھروچی نے لکھا تھا - مولوی عبدالحق صاحب نے مرتب کر کے ایک دلچسپ مقدمہ بھی تحریر فرمایا ھے - مجلد سوا روپیہ

مرھٹی زبان پر فارسی کا اثر - نوشتۂ مولوی عبدالحق صاحب

اردو ابتدائی نشوونما میں صوفیاے کرام کا کام - نوشتۂ مولوی صاحب عبدالحق غیر مجلد آٹھ آنے

تذکرۂ ھندی - مولفۂ مصحفی، جس میں ابتدا سے لے کر شاہ عالم کے زمانے تک کے شعرا کا تذکرہ ھے اور ان کے کلام کا نہایت عمدہ انتخاب بھی درج کیا ھے - مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب - غیر مجلد ایک روپے دس آنے مجلد دو روپے

ریاض الفصحا - یہ مصحفی کے ہم عصر شعرا کا تذکرہ ھے - غیر مجلد دو روپے مجلد دو روپے آٹھ آنے

عقد ثریا - مولفۂ مصحفی یہ ان فارسی گو شعرا کا تذکرہ ھے جو ھندوستانی تھے یا جنھوں نے ھندوستان میں بود و باش اختیار کرلی تھی - غیر مجلد بارہ آنے مجلد ایک روپے دو آنے

مطبوعۂ مطبعِ انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد دکن